مکتوباتِ امدادیہ

مع

صد فوائد حاشیہ

از حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

ناشر
مکتبہ تالیفاتِ اشرفیہ۔ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ

الحمد للہ والمنۃ کہ ایں رسالہ فیض مقالہ جامعہ بعضے از
خطوط حضرت قطب العالم شیخ العرب والعجم مولانا الحافظ الحاج
الشاہ محمد امداد اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ
مسمّٰی بہ

مکتوبات امدادیہ
مع
صد فوائد حاشیہ

باہتمام ظہور الحسن غفرلہٗ
ناظم مکتبہ تالیفات اشرفیہ
تھانہ بھون ضلع مظفر نگر طبع شد

(یونین پرنٹنگ پریس دہلی) (کتبہ عبد العزیز خورجوی) قیمت ۱/۶۵

تمہید از ناشر طبع ہذا

احقر ظہور الحسن غفرلہٗ خادم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ تھانہ بھون مظہر مدعا ہے کہ عنقریب ہی قسط ۳۷ و ۳۸ میں حیات حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ سرہٗ المرقومات الامدادیہ کے نام سے ناظرین کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے جس میں حضرت قدس اللہ سرہ کے وہ خطوط جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب، حکیم ضیاء الدین وغیرہ کے نام بطور اصلاح تربیت و ہدایات مفیدہ صادر ہوئے تھے۔ بہت زیادہ نفع بخش ہیں۔ اور گویا پوری کتاب کی جان ہیں۔ کاپیوں کی تصحیح کے وقت برابر یاد آتا رہا کہ حضرت حاجی صاحبؒ کے خطوط جو حضرت حکیم الامۃ مولانا محمد اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے نام کافی مقدار میں صادر ہوتے رہے ہیں وہ بھی ضرور آئینگے لیکن نہیں آئے۔ کتاب شائع بھی ہو گئی۔ شائع ہونے کے بعد بعض احباب نے بھی اس کمی کو محسوس کیا اور مطلع کیا کہ وہ خطوط کیوں نہیں آئے۔ اس اطلاع کے بعد اور زیادہ تفتیش شروع ہو گئی کہ وہ خطوط اس میں نہیں آئے تو کہاں ہوں گے؟ کہ دفعۃً پرانی کتابوں میں سے ایک رسالہ مکتوبات امدادیہ کے نام سے سامنے آ گیا۔ دیکھا گیا تو اس میں حضرت حاجی صاحبؒ کے پچاس خطوط حضرت حکیم الامتؒ کے نام آئے ہوئے مطبوعہ موجود تھے۔ جن پر حضرت حکیم الامۃؒ نے خود ہی بطور حاشیہ "صد فوائد" بھی تحریر فرمائے ہیں جو افادہ کے لحاظ سے بے نظیر ہیں۔ لہٰذا اس رسالہ کو بطور ضمیمہ حیات حاجی امداد اللہ صاحبؒ شائع کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین بھی اس پر موقع اشاعت سے محظوظ ہونگے والسلام

بندہ ظہور الحسن غفرلہٗ محرم سنہ ۹۱ھ

تمہید مکتوبات امدادیہ بنام حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

الحمد للہ جاعل اللوح والقلم والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی کتب فی قلوب امتہ العلوم والحکم وعلیٰ آلہ واصحابہ اولی الفضل والکرم امابعد فہذا البعض من الکتاب الشریف والخطاب اللطیف الی ہذا العبد الضعیف والمسکین النحیف من الباب النظیف والجناب المنیف لسیدی ومرشدی مولائی الحاج الشاہ الحافظ محمد امداد اللہ رضی اللہ عنہ وارضاہ وجعل مقعد صدق عندہ مااداہ وردت فی مختلف الازمان ونزلت فی متفرق الاحیان وکثیر منہا ضاع وبعضہا مالا تحتملہ افہام العامۃ لم ارَان یذاع واسمیہا بالمکتوبات الامدادیۃ عسی ان یجعلہا اللہ تعالیٰ للطالبین نسخۃ ارشادیۃ ویورث بالعباد ومنہ الامداد والارشاد ؕ

مکتوب ۱ از طرف فقیر امداد اللہ عفی عنہ بعد السلام علیکم کے بمطالعہ عزیز القدر

ہر چند کہ بظاہر ان مکتوبات شریفہ میں اکثر معمولی مضمون ہیں مگر واقع میں بکثرت علم ظاہری و باطنی کے مسائل اس میں مخزون و مکنون ہیں۔ بندہ ناچیز نے محض بطور مثال و نمونہ کے ہر مکتوب میں سے دو دو فائدہ کی طرف حاشیہ پر اشارہ لکھدیا ہے اور باقی فوائد کثیرہ کے استنباط کو طالب صادق کی فہم پر رکھ دیا ہے۔

مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ معلوم ہو کہ خط آپ کا پہونچا حال انتقال سے رنج و ملال لاحق ہوا۔ خداوند تعالیٰ ...... بخشش فرمادے ..... ڈھانک لے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یہ دن ہمیں تمہیں سب کو آنا ہے۔ اس دن کا تہیہ ہر وقت ہر کس پہ لازم اور واجب ہے۔ ؎

خجل آنکس کہ رفت و کار نساخت
کوس رحلت زدند و بار نساخت

تم کو چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے حال سے اور جو کوئی کیفیت جدیدا اپنے زمرہ والوں میں پیش آوے اس سے مطلع کرتے رہو۔ اور سب ملنے والوں کو سلام کہدینا۔ والسلام

(بقیہ صفحہ گذشتہ) واضح ہو کہ اس کتاب فوائد انتساب میں جناب جنت مآب شیخ العرب والعجم آیۃ من آیات اللہ حضرت مرشدنا سیدنا مولانا حاجی شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ العزیز کے وہ پچاس مکتوب جمع ہیں جو حضرت موصوف نے جناب سیدنا مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب حنفی چشتی تھانوی اپنے خاص جانشین اور خلیفہ کے نام کو مسطر ہے روانہ فرمائے ہیں اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب نے ان سب مکتوبات سے ایک سو فائدے مستنبط فرمائے ہیں جکو مختصر تغیر کے ساتھ حاشیہ پر ناظرین کے فائدے کیلئے درج کر دیا گیا ہے۔ جو حضرات ان سے فائدہ اٹھائیں احقر کو بھی دعائے خیر سے یاد رکھیں۔ راقم احقر محمد انعام اللہ حنفی تاجر کتب چھکاپور کانپور سابق عربی مدرس جامع العلوم کانپور ٹپکاپور نمبر ۶۳۔

حاشیہ صفحہ ہذا ۔ چند خطوط درمیان سے کٹے پائے گئے اسی لئے عبارت کا پتہ نہ لگا بمجبوری بیاض چھوڑ دی۔ مطلب ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر یعنی مولوی مشتاق احمد پر بخشش فرماوے اور اپنی رحمت میں ڈھانک لے ۱۲۔ ف ۱۔ تذکر و استعداد موت یعنی موت کو یاد رکھنا اور اس کے لئے تیار رہنا۔ حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید و فضیلت آئی ہے ۱۲۔ (باقی برصفحہ آئندہ)

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ مکتوب ۲ از طرف فقیر محمد امداد اللہ عفی عنہ. بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بمطالعہ عزیزی مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ آمین۔ واضح ہو کہ خط آپکا پہونچا کل حال معلوم ہوا۔ خداوند تعالیٰ بتصدق[3] اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب مرادیں پوری فرمائے اور تمہارے دامن تمنا کو گوہر مقصود سے پُر کرے آمین یارب العالمین۔ اور در بارہ سرپرستی مدرسہ جو تم لکھتے ہو اگر صرف دعا خواہی پر منحصر ہو تو اُس سے مجھے انکار نہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب یاد آویگا اُس کی ترقی کی دعا کیجاویگی۔ باقی رہی ظاہری تدابیر نہ وہ ہمیں آتی ہیں نہ ہم سے ہوسکیں نہ ہم اُن کے اہل ہیں اُن سے معاف[5] رکھیں۔ ہاں صرف دعا پر اکتفا کریں سب صاحبوں کی خدمت میں سلام کہہ دینا خصوصاً جناب عبدالرحمان خاں صاحب کو اور ان کے لئے حرم محترم میں بہبودی دارین کی دعا کرتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ قبول فرمادے۔ والسلام۔ ۱۵ رجب المرجب ۱۳۰۴ھ۔ مکتوب ۳ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(گذشتہ سے پیوستہ) ف ۲ تعاہد اصحاب یعنی اپنے یاروں کی خبر رکھنا اور ان سے بے پروائی نہ کرنا۔ یہ مسنون ہے اور حقوق صحبت سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات دریافت فرمایا کرتے تھے کہ فلاں صحابی نہیں آئے کیا وجہ ہے۔ غرض یہ کہ یہ تعلق جو درویش کے لئے لازم ہے اُس سے مراد تعلقات نفسانی ہیں نہ تعلقات شرعی ۱۲ (صفحہ ہذا) ف ۳ دعا و توسل یعنی دعا کرنا اور مقبول بندوں کا وسیلہ دعا میں پیش کرنا بعض کا گمان ہے کہ دعا کرنا تفویض کے خلاف ہے یہ گمان صحیح نہیں تفویض کے خلاف وہ درخواست ہے جو امر الٰہی کے خلاف ہو اور جسکا خود حکم کیا گیا ہے اسکو مانگنا عین تفویض ہے بلکہ ترک کرنا خود رائی ہے جو خلاف تفویض ہے۔ البتہ غلبۂ حال یا کسی وارد وقتی کے اقتضا سے ترک کرنا خلاف نہیں اور بعض کا گمان ہے کہ دعا میں توسل ممنوع ہے یہ گمان بھی غلط ہے۔ احادیث صحیحہ سے اسکا ثبوت ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر کسیکا حق لازم سمجھنا بداعتقادی ہے۔

(باقی آئندہ)

از فقیر امداد اللہ عفی عنہ۔ بخدمت با برکت عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ محبتہ و معرفتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکتوب بہجت اسلوب مرقومہ ۱۲ محرم ۱۳۰۶ھ بذریعہ ڈاک وارد ہوا مسرت و خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس یاد فرمائی دعا ہیت کے بدلے مکروہات دنیا و عقبات عقبیٰ سے مامون و محفوظ رکھ کر جمعیت خاطر و اطمینان قلب اور اپنی محبت و رضا عطا کرے ......۔ افسوس ہوا اللہ تعالیٰ آپ کے والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوار رحمت میں مقام اعلیٰ عنایت کرے اور آپ کو صبر و استقلال عنایت فرما کر ثواب عظیم و نعم البدل عطا کرے اور اپنے ماسوی سے اپنی طرف کرلے آمین آپکی طبابت کے شغل کو ترک کر کے پھر کانپور تشریف لاکر دینیات کے شغل کا حال معلوم ہوا بہت خوشی ہوئی۔ اللہ جل جلالہ آپکی اس خدمت میں برکت دیکر آپ کے برکت و فیض سے تمام مسلمانوں کو مستفیض و مستفید کرے۔ میں نے قبل ہی آپکو مشورہ دیا تھا کہ دین کو خوب مضبوط پکڑنا چاہیئے۔ دنیا ۔۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ف ۲ قول بالمعروف یعنی عذر بالجمیل یعنی جو سوال اس سے کیا گیا ہے اگر کسی وجہ سے اسکو پورا نہ کرسکے تو خشکی سے جواب نہ دے۔ نرمی و خوبصورتی سے عذر کردے اس کا حکم قرآن مجید میں صاف صاف موجود ہے ۱۲ ف ۵ مکافات بالدعا یعنی اگر کوئی شخص محبت و خدمت سے پیش آوے تو اُس کو دعا دینا حدیث شریف میں وارد ہے ف ۶ اعتصام بالدین یعنی دین کو مضبوط پکڑنا اسکی تاکید و فضیلت سب کو معلوم ہے ۱۲ ف ۱ والد صاحب مرحوم کے انتقال کی خبر پاکر اُنکی تعزیت میں یہ تحریر فرمایا ہے غالباً یہ عبارت ہو کہ اُن کے انتقال کی خبر معلوم ہوئی نہایت افسوس ہوا ۱۲ ف ۲ یہ بھی پڑھا نہ گیا۔ نہ مضمون معلوم ہوا کیا عجب ہے کہ یہاں دنیا کی کوئی صفت مذموم اور اس کی ناپائداری بیان کی گئی ہو ۱۲۔

جو خود ہی اچھی صورت میں خدمت کو حاضر رہے گی۔ بہرکیف آپ لوگ علماء ورثۃ الانبیاء ہیں۔ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیدا کر کے بڑے درجہ عنایت کئے ہیں پس اپنے مقصود کا خیال سب پر مقدم رکھنا چاہیئے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس کتاب اور اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سنت پر آپ لوگوں کو ثابت قدم و جان باز رکھے۔ الحمدللہ میں بفضلہ تعالیٰ مع الخیر ہوں لیکن اب بباعث ضعف جسمانی و ضعف بصر کے لکھنے پڑھنے میں دقت ہے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ ساتھ ایمان کے کرے اور ہم کو اور تم کو اپنے صدیقوں کے زمرہ میں داخل کرے فقط از مکہ معظمہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ

مکتوب ۴ از فقیر محمد امداد اللہ عفی عنہ بخدمت بابرکت مولوی اشرف علی صاحب زاد فیوضہ بعد سلام مسنون دامنح رائے باد کہ نامہ بہجت شمامہ العزیز باتمیز رسید ۱۷۵ از استماع حال ذوق و شوق آثار ترقی فہمید مسرت بر مسرت افزود خدا تعالیٰ برکت زیادہ کند مطالعہ ضیاء القلوب از بس نافع است۔ بہر شغلے کہ لذت بیش یابند آنرا مواظبت نمایند امید ہست کہ نافع شدنی است و ترک تعلق مصلحت

ف قانون تعیین شغل یعنی اشغال کے طرق مختلفہ میں سے طالب سلوک کس کو اختیار کرے سو اُسکا قانون یہ ہے کہ جس شغل میں لذت زائد پاوے اُس کو اختیار کرے ہر چند کہ اس طریق میں لذت مقصود اصلی نہیں اور نہ طالب کو اس پر نظر چاہیئے مگر شغل سے چونکہ مقصود یکسوئی ہے اور وہ بدون لذت کے مبتدی کو حاصل نہیں ہوتی۔ ایسے شخص کے لئے لذت مقصود بالتبع ہے بعد اس قانون کی ضرورت غیبت شیخ میں ہے اور اگر پاس ہو تو اس کا اتباع ہی بڑا قانون ہے۔

نیست ف زیرا کہ ایں امر بجز تجرد نہ زیبد عیال را مضطرب گذاشتن قرین ناعاقبت اندیشی است و روبہی ندارد بہ خلق اللہ فیض دینی رسانیدن ماہ اقرب وصول الی اللہ است و گاہی ماہی بخدمت عزیزم مولانا رشید احمد صاحب رفتہ باشند و احوال بسمع مبارک ایشاں رسانیدن نافع خواہد شد انشاء اللہ تعالےٰ والسلام فقیر بباعث ضعف بصر از تحریر معذور است ۲۲ محرم ۱۳۰۸ھ بر لفافہ ۔

مکتوب ۵ از فقیر امداد اللہ عفی عنہ بخدمت سراپا اخلاص و محبت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب سلمہ اللہ بعد سلام مسنون و دعائے ترقی درجات عالیات کے واضح رائے شریف ہو ۔ الحمد للہ فقیر بخیریت ہے اور آپ کی خیر و خوبی درگاہِ پاک بے نیاز سے مطلوب ۔ مطلب ضروری یہ ہے کہ عزیزم مولوی انوار اللہ صاحب حیدر آبادی استاذ نواب صاحب [۱] ...... حیدرآباد دکن نے جو کہ فقیر کے خاص احباب میں سے ہیں مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً میں دو تین سال رہکر ایک بڑی کتاب مسمی از زبان فقیر بہ انوار احمدی چند مسائل کی تحقیق میں بڑی خوبی سے لکھی ہے ۔ فقیر نے تا بحث آداب اُس کتاب کو سنا خود مولانا ممدوح کی زبانی

---

[۱] اس جگہ سے عبارت کٹ گئی ۱۲

ف ۸ ضرر ترک اسباب ضعیف النفس را یعنی جس شخص کے نفس میں مجاہدہ و ریاضت سے پوری قوت توکل کی پیدا نہ ہوئی ہو وہ ظاہری اسباب معیشت کو ترک نہ کرے ورنہ نفس کو تشویش و بدگمانی قضاء الہی کے ساتھ پیدا ہوگی اور تشویش میں کوئی کام درست نہیں ہوتا بالخصوص باطن کا کام جس میں سراسر جمعیت کی ضرورت ہے ۔ البتہ جسوقت قلب میں قوت اعتماد علی الحق حاصل ہو جاوے تو ترک اسباب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ جلدی نہ کرے جبتک پورے طور سے اس صفت میں اپنا امتحان نہ کرلے اور شیخ کی بھی اجازت ہو جاوے ۱۲

فقیر بہت محظوظ و مسرور ہوا اللہ تعالیٰ ان کے علم و ہنر میں برکت کرے۔ ایک جدید طرز اور نئے انداز سے نہایت مفید اور کار آمد کتاب تالیف ہوئی ہے۔ کتاب موصوف میں ایک فصل احادیث کے اسناد کی معتبر و غیر معتبر کی معرفت میں اور اوہام فرقہ باطلہ کے دفع میں بڑی دلچسپ تقریر کے ساتھ لکھی گئی ہے چونکہ بنائے دین اسلام احادیث پر ہے اور یہ لوگ سوائے صحاح ستہ کے اور حدیث کی کتابوں سے ناواقف ہیں اور جس سے واقف بھی ہیں تو اس کی اکثر احادیث کو ضعیف و موضوع کہتے ہیں اور اس کے عامل کو ضال و مضل بتلاتے ہیں تو اس اوہام بیجا اور جہل ... [1] جز و میں خرابی واقع ہوتی ہے اس لئے فقیر نے مناسب سمجھا کہ اس فصل کو پوری کتاب کے طبع سے قبل چھاپ دی جاوے کہ اس سے خلق کو فائدہ عظیم ہوگا اور خوبی ساری کتاب کی اس سے ظاہر ہوگی اب فقیر اس فصل کو ایک رسالہ علیٰحدہ بنام زد بلمعۃ الانوار تجویز کر کے آپ کی خدمت میں اس غرض سے بھیجتا ہوں کہ عبدالرحمٰن خاں صاحب مطبع نظامی بمقتضائے اپنی ہمدردی اسلامی و فیاضی ذاتی کے اسکو نظامی مطبع میں چھاپ دیں اور بعد طبع ہونے کے سو جلدیں جناب مولانا صاحب موصوف کی خدمت میں اور پچیس جلدیں فقیر کے پاس بھیجدیں۔ ان سب کی قیمت جو آپ

ف: اشاعۃ علم مطلب و فضیلت ظاہری محققین فقرا کو ہمیشہ اس طرف توجہ رہی ہے اور ہے بھی ایسے ہی چیز کہ بے علم نتواں خدا را شناخت۔ مگر مراد اس سے علوم وحی ہیں نہ فنون عقلیہ و فلسفیہ افسوس ہے کہ آج کل علم دین کو مزاحم دنیا سمجھتے ہیں۔ سامنا اللہ ۱۲

[1] یہاں بھی کاغذ کٹا ہوا تھا۔ غالباً عبارت ہو اور جہل سے دین کے ایک جز میں ۱۲

سلمہ کی زبانی معلوم ہونگے جو فقیر کے اخص الخواص اور محرم اسرار اور راز اور نہایت نیک...... بطلبہ زیارت اولیاء کرام ہند[ف ۱۰] کے اشتیاق میں عازم ہند ہیں والسلام مع الاکرام اور فقیر کا سلام صاحب مطبع اور ان کے صاحبزادہ کو پہونچا دیں۔ ان کو اصل خط بھی دکھا دیں ------ آپ کے خط کا جواب پہلے روانہ ہو چکا ہے جس میں اذکار ضیاء القلوب کی اجازت مرقوم ہے اور مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت سے استفاضہ کی ترغیب مسطور ہے یقین ہے کہ ملاحظہ میں گذریگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بادۂ عشق سے سیراب بنا کر تشنہ دار رکھے۔ والسلام ۱۳ صفر ۱۳۱۰ھ۔ **مکتوب ۶** بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم از فقیر امداد اللہ عفا اللہ بخدمت سراپا محبت واخلاص سراسر عقیدت و اختصاص عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب زید عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا محبت نامہ و ہدیہ معرفت مولوی عبد الغفار صاحب پہونچا کمال مسرور و مشکور کیا خداوند تعالیٰ آپ کو اپنی مرضیات میں لگائے اپنے کام میں[ف ۱۱] لگے رہو۔ خدا خود ہادی

ف ۱۰ زیارت قبور اولیاء مطلقاً قبور مسلمین کی زیارت مستحب و مسنون ہے اور اولیاء اللہ کی زیارت میں اور زیادہ انوار و برکات ہیں۔ صرف بعض لوگوں کو اس کے لئے سفر کرنے میں خلجان ہے مگر الفاظ حدیث الا فزوروا القبور کا اطلاق حضر و سفر دونوں کو شامل ہے۔ البتہ عقیدہ میں اگر فساد ہو تو پھر حضر میں بھی خرابی ہے اور حدیث شد رحال مساجد کے ساتھ خاص ہے جبکہ تضعیف اجر کی نیت سے سفر کیا جاوے۔ کما لا یخفی علی اہل العلم۔ **ف ۱۱** اقتصار نظر بر مقصود یعنی طالب کو اپنے کام میں لگا رہنا چاہیئے۔ ثمرات کا تقاضا دل میں نہ لاوے، ثمرات خود مرتب ہو جاتے ہیں کیونکہ ثمرات موہوب من اللہ تعالیٰ ہیں جنکا ترتب محض فضل سے ہوتا ہے۔ بلکہ عمل میں ثمرات پر نظر کرنے

(باقی آئندہ)

مددگار ہے خاک سے کیمیا کر دے تو کچھ تعجب نہیں ورنہ فقیر تو[ف ۱۲] اپنے آپ کو خوب جانتا ہے محض وسیلہ بزرگان طریقت کا رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا تمہارا خاتمہ بالخیر کرے۔ رسالہ مؤلفہ عزیزم مولوی انوار اللہ صاحب طبع ہو گیا ہے لیکن غلط بہت ہے۔ آئندہ اگر کبھی طبع کرانا منظور رہوگا تو اطلاع ہوگی اطلاعاً قلمی ہوا۔ مسموع ہوا کہ رسالہ ضیاء القلوب مؤلفہ فقیر محمد عبد الرحمٰن خانصاحب کے مطبع میں طبع ہوا ہے اور بہت صحیح چھپا ہے اس سے اطلاع کرنا فقط از مکہ مکرمہ حارۃ الباب ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۰۸ھ

مکتوب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت سراپا عنایت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اکثر احباب یہ دریافت فرماتے ہیں کہ عزیزم مولوی قاری احمد مکی صاحب کا مدرسہ کس قسم کا ہے۔ اس لئے واسطے اطلاع لوگوں کے یہ تحریر لکھی گئی۔ یہ مدرسہ مدرسہ جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کی شاخ ہے۔ جناب مولانا مرحوم کی ہمت اور توجہ سے یہ مدرسہ قائم ہوا اور اس کا اہتمام قاری حافظ احمد مکی صاحب موصوف کے ذمہ ہوا۔ اس میں علوم دینیات پڑھائے جاتے ہیں لیکن مدرسہ میں مولانا مرحوم کے زیادہ تر توجہ علم تجوید وحفظ قرآن کی طرف ہے۔ کیونکہ علم

۱۷۹

(گذشتہ سے پیوستہ) سے قلب میں اول تشتت پھر بعد چندے اگر ثمرات میں توقف ہو گیا تو مایوسی اور اس سے بعض اوقات ترک عمل اور بعض اوقات خودکشی وغیرہ کی نوبت آجاتی ہے۔ اور یہ سب امور مہلکات سے ہیں۔ یہ بڑے ہی کام کی بات ہے۔ طالب کو اذبر کر لینا چاہیئے۔

ف ۱۲ انکسار تفسیر اور فضیلت ظاہر ہے اور درویش کیلئے یہ خصلت فرض الفرائض ہے اور عجب فنا رسے اور روح اسکی ترک بھی ہے ظاہراً وباطناً۔ (صفحہ ۱۷۸ کا ۵) یہاں سے بھی کاغذ کٹا ہوا تھا ۱۲۔

تجوید کا رواج[۱۳] بہت کم ہوگیا ہے خصوصاً ہندوستان میں بہت کم ہے ماشاء اللہ
ان مدارس سے فائدہ عظیم ہوئے ہیں۔ ہندیوں کو اس فن میں عرب وغیرہ بہت حقیر
سمجھتے تھے بلکہ بعض عرب ہندی علماء کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے مگر بفضلہ تعالےٰ
ان مدارس کے ذریعہ سے بہتیرے کامل قاری ہو کر نکلے ہیں اور حرمین شریفین میں
بعض ہندی قاری تعلیم یافتہ ان مدرسوں کے اب اُستاد عرب ہیں۔ قاری حافظ
احمدؒ مکی صاحب کا مدرسہ محلہ جیاد میں ہے پینسٹھ طلباء بالفعل عرب ترک ہندی
وغیرہ مختلف قوموں کے پڑھتے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنے حبّ ایمانی و تدین
و تورع کی وجہ سے اسکا انتظام بہت عمدگی کے ساتھ کر رکھا ہے۔ بالفعل اسمیں
ایک قاری اور ایک حافظ مقرر ہیں اور مولوی حافظ صاحب موصوف خود
ایسی محنت و مستعدی سے دینیات و علم تجوید پڑھاتے ہیں جو کلی مدرس کے برابر
ہے۔ ہر مسلمان پر مدد دین فرض ہے[۱۴] خصوصاً تعلیم قرآن مجید جو اصل دین اسلام ہے

ف ۱۳ ضرورت علم دین یعنی قرآن مجید کو صحیح اور اچھی طرح سے پڑھنا۔ چونکہ قرآن مجید غلط پڑھنا منع ہے تو صحیح پڑھنا واجب ہے۔ اس سے علم تجوید کا ضروری ہونا ظاہر ہے۔ ہمارے ہندوستانیوں کو اس طرف بہت ہی کم توجہ ہے۔ کم از کم مخارج کی تصحیح اور کھڑے پڑے کا فرق تو حاصل کر لیا کریں۔

ف ۱۴ ترغیب اعانت علم جب علم کا ضروری ہونا ثابت ہے اور ظاہر ہے کہ ضروری چیز کی اعانت بھی ضروری ہے۔ اس سے اعانت علم کی ضرورت ثابت ہوئی۔ الدال علی الخیر کفاعلہ۔ اس کی فضیلت کے لئے کافی ہے ۱۲۔

خاصکر مکہ معظمہ ایسا مقدس مقام ہے جو دین کا مرکز و مامن و ماوا اہل اسلام
مسلمانان ہے۔ جہاں کی خیرات میں ایک کا لاکھ ثواب ہے اور مکہ معظمہ میں
مدد علم دین کا تو کچھ حد وحساب ہی نہیں۔ مسلمان آخرت ہی کے واسطے پیدا
ہوئے ہیں۔ تھوڑا سا خرچ کر کے بحساب منافع آخرت اور زاد عقبیٰ حاصل کریں
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ از مکہ معظمہ حارۃ الباب چہاردہم
رجب الحرام ۱۳۱۰ھ۔ مکرر یہ ہے کہ یہ مضمون آپ مہربانی فرما کر اخبار نور الانوار
میں یا جس اخبار میں مناسب سمجھیں طبع کرادیں۔ اور اس بارہ میں ایک مضمون
آپ بھی اپنی طرف سے تحریر فرما کر درج کردیویں کہ سب شریک حسنات ہوں اور
ممکن ہو تو ایک پرچہ مندرجہ مضمون فقیر کے پاس روانہ کردیویں فقط والسلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ **مکتوب ۵** از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت فیضدرجت ۱۸۱
سراپا محبت وسراسر عقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عرصہ سے آپ کی خیریت اور کیفیت[۱۵] نہ معلوم ہونے کی وجہ سے تعلق
خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور حفاظت میں رکھے۔ باعث تحریر یہ ہے کہ آپ کے
پیر بھائی اہل عرب جو یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور مصر و افغانستان وغیرہ
عرب کے ملک میں ہیں بوجہ نہ واقف ہونے زبان فارسی اور ہندی کے گو
نہ سیکھنے اوراد طریق سلوک وغیرہ سے متعسر ہیں۔ بنا بر آسانی و تسہیل
کے قبل ازیں ترجمہ عربی رسالہ ضیاء القلوب مصنفہ فقیر عزیزم مولوی محمد حسین

ف ۱۵ شفقت علی الخدام تفسیر و فضیلت ظاہر ہے۔ اس کے آثار میں یہ ہے ان کا خیال
رکھنا۔ اُن کے اخبار کا انتظار کرنا۔

صاحب الہ آبادی طبع کرنے کو لے گئے ہیں۔ فی الحال ترجمہ عربی[ف ۱۶] رسالہ ارشاد مرشد کا آپ کی خدمت میں طبع کرنے کی غرض سے مع اصل ہندی کے روانہ کیا جاتا ہے آپ مجسم عبدالرحمن خانصاحب کے مطبع میں خانصاحب سے طبع کرالیں اور سو دوسو جلد کی قیمت جو ہوگی بعد طبع کے اطلاع ہونے پر روانہ کی جائیگی اور چھاپنے میں صحت اور کاغذ وغیرہ کا بہت لحاظ مدنظر رہے۔ جو کوئی بات دریافت کرنے کی ہو تو اطلاع کرنا فقیر اکثر اوقات دعائے خیر سے یاد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا تمہارا خاتمہ بالخیر کرے۔ فقط اور موافق قاعدۂ عربیہ اگر کہیں کاتب سے سہو ہو گیا ہو تو درست کرلیں فقط۔ **مکتوب ۹** از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت سراسر محبت وعقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا خط مورخہ ۲۳ صفر از بمبئی معرفت مولوی محمد سعید صاحب وصول ہوا۔ ۱۸۲ کمال مشکور کیا۔ اللہ آپ کو ترقی دارین عطا فرمائے۔ قبل ازیں گو کہ خط عزیزم مولوی احمد حسن صاحب سے آپ کے مع الخیر شہر کانپور میں پہونچنے کی خبر معلوم ہوئی تاہم آپکے خط کا بہت انتظار تھا اور تعلق قلبی بھی زیادہ تھا۔ الحمد للہ کہ آپ مع ہمراہیان خیریت سے پہونچے۔ آپ کو یہ سفر مبارک[ف ۱۷] ہو ہموارہ اپنے حالات سے اطلاع کرتے رہیں۔

ف ۱۶ تسہیل علی الطالب یعنی اگر کوئی امر طالب کیلئے دشوار ہو تو اسکی آسانی کا سامان کردینا جس سے وہ بسہولت فائز المرام ہوسکے یرید اللہ بکم الیسر و حدیث یسرا اسکی ترغیب کیلئے کافی ہے منجملہ اسکے آثار کے یہ ہے کہ مثلاً کوئی کتاب کام کی ہو اگر اختلاف زبان مانع فہم طالب ہو تو اس کی زبان میں ترجمہ کردینا وغیرہ ذلک ۱۲

ف ۱۷ تہنیت بر نعمت یعنی کسی دینی نعمت پر مبارکباد دینا اس کی اصل حدیث کعب بن مالک رض سے نکلتی ہے کہ قبول توبہ پر ان کو مبارکی دی گئی تھی۔

حاجی عبدالکریم صاحب سیٹھ نے جو خرچ وغیرہ کا سلوک کیا فقیر اُن سے[ف ۱۸] نہایت خوش ہے۔ اللہ اُن کے مال وجان میں برکت دیوے اور سب سے بڑی اور اعلیٰ دولت جو اپنی رضامندی ہے اُن کو نصیب فرماوے۔ عدن پہونچنے کا حال بھی مولوی محمد سعید صاحب کی زبانی معلوم ہوا تھا۔ گھر میں داستل حجن وغیرہ سلام دعا کہتی ہیں۔ تمہارے گھر میں بھی سلام اور دعا فقیر اور گھر کی طرف سے کہہ دیں اللہ تعالیٰ ہمارا تمہارا خاتمہ بالخیر کرے آمین۔ از مکہ مکرمہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۱۲ھ

مکتوب ۱

از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت فیضدرجت سراپا محبت وعقیدت عزیز القدر عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ فقیر خیریت سے ہے آپ کے لئے دعا کرتا ہے۔ آپ کا خط مشتمل خیریت قبل ازیں آیا تھا شاید جواب بھی تحریر ہو چکا ہے۔ تازہ واقعہ پرملال یہ ہے کہ عزیزم مولوی محمد ابراہیم صاحب گنگوہی بوجہ خلل دماغ جو یبوست اور خشکی اور بیماری سابق سے ہو گیا تھا بتاریخ دوم ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ جمعرات کو قبل نماز عصر کلمہ پڑھتے پڑھتے اس جہان فانی سے راہی ملک بقا ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فقیر کو بھی بہت صدمہ اور رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت اور داخل جنت فرماوے بجز صبر چارہ نہیں۔ آخر صبر کیا۔ فقیر کی جانب سے مولوی صاحب مرحوم کے والد صاحب کو تعزیت[ف ۱۹] کریں اور کہیں کہ ایسا فرزند صالح اللہ تعالیٰ آپکو عنایت فرماوے۔ حالت مسافری میں ایسے فرزند دلی کا انتقال ہونا بہت بڑا رنج

ف ۱۸ محبت محسن محبت یعنی جو اپنے دوست سے احسان کرے اس سے محبت کرنا یہ آثار غلبہ محبت سے ہے کہ دوست کا دوست دوست ہوتا ہے اور یہی اعلیٰ شعبہ حق صحبت کا ہے۔ ف ۱۹ تعزیت کی ماہیت و مسنون ہونا ظاہر ہے۔

اور صدمہ ہے لیکن کل نفس ذائقة الموت بھی حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم پر راضی اور خوش رہنا چاہیئے۔ الحمد للہ بیماری اور ف۲۰ کی کیفیت بہت اچھی رہی ذکر و اوراد ہی میں مشغول رہے۔ تیمار داری کو ایک شخص نیک بخت جو للہ خدمت کرتا تھا مقرر کر دیا گیا۔ اس نے اول سے آخر تک بہت اچھی طرح خدمت کی۔ تجہیز و تکفین بھی بہت اچھی طرح ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ ایسا حسن خاتمہ اور گور و کفن ہر کسیکو نصیب فرماوے۔ آپ صبر کریں اور اپنے فرزند کے واسطے دعائے مغفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا تمہارا خاتمہ بالخیر فرماوے آمین۔ از مکہ مکرمہ۔ ۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ۔ **مکتوب ۱۱** از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت فیضدرجت سراپا محبت و سراسر عقیدت عزیز القدر عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زاد عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط آپ کا مورخہ یکم جمادی الاولیٰ بذریعہ ڈاک وصول ہوا نہایت مشکور کیا۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز القدر کو ترقی دارین اور اپنی محبت نصیب فرماوے۔ الحمد للہ فقیر بخیر ہے۔ آپکے لئے دعا کرتا ہے۔ اندنوں طبیعت کچھ اسقدر سست اور بدمزہ ہے کہ کسی بات کو دل نہیں چاہتا۔ ملنے جلنے کو دل گوارا نہیں کرتا۔ موسم سردی اور ضعف وغیرہ کی وجہ سے طبیعت بے چین رہتی ہے

ف۲۰ شکر بر حسن حال خدام یعنی اپنے خادموں کی اچھی حالت پر شکر کرنا بہت ہی بڑے عرفان کی دلیل ہے کہ جو نعمت خادم پر ہو اس کو اپنے حق میں بھی نعمت سمجھ کر شکر کرے کیونکہ اس کے حق میں نعمت ہونا مبنی ہے۔ اس اتصال معنوی پر جو درمیان شیخ اور طالب کے ہے جس کو یہ اتصال مکشوف ہوگا اس کو یہ معرفت ہو سکتی ہے ۱۲۔

ف ۲۱
آپ بھی دعا کریں۔ مثنوی عاشق تھانہ بھون اور سرمہ مرسلہ عزیزم حافظ ابو سعید خانصاحب بذریعہ قاری عبد اللہ پہونچے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیوے بصارت و بصیرت میں نور بخشے۔ آپ نے جو تحدث نعمت تحریر کیا ہے فقیر دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مصداق لئن شکرتم لازیدنکم کا آپ کو کرے۔ الحمد للہ فقیر اس خبر سے بہت مسرور ہوا۔ حق سبحانہ آپ سے مخلوق کو فیضیاب کرے اور برکات بزرگان اور اپنی محبت عطا فرماوے۔ مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی کو تحریر کریں کہ اگر ضیاء القلوب عربی طبع ہوگئی ہو تو بہت جلد مطلع کریں۔ اکثر مشائخ عرب و شام و استنبول اُس کے منتظر ہیں۔ فقیر بھی دیکھ کر خوش ہوگا۔ ترجمہ تنویر جب طبع ہو یہاں روانہ کرنا کہ آپ کے مساعی جمیلہ سے فقیر بھی چشم روشن کرے تمہاری ستی یعنی پیرانی صاحبہ کے نام جو پرچہ تھا اُن کو دیا گیا۔ بہت بہت سلام دعا کہتی ہیں۔ اور اپنے گھر میں بہت بہت سلام دعا کہہ دینا۔ تمہاری پیرانی صاحبہ مریض ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرماوے۔ بخدمت حکیم عبد الرحمٰن خاں صاحب بہت بہت السلام علیکم و دعا کہہ دیں۔ عزیزم حافظ ابو سعید خانصاحب کو بعد بہت دعائے ترقی دارین کے کہیں کہ تمہارا ہدیہ سرمہ اور مثنوی پہونچی۔ فقیر کو مشکور کیا۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی محبت نصیب فرماوے۔ بخدمت میاں محمد یونس صاحب سلام دعا کہہ دیں۔ مکرر آنکہ عزیزم شاہ محمد رضا صاحب جن کا آپ خط لائے تھے آپکے پیر بھائی اور نیک بخت

ف ۲۱ دعا یعنی دوسرے شخص سے دعا کی درخواست کرنا گو یہ درخواست کرنیوالا رتبہ میں بڑا اور وہ دوسرا چھوٹا کیوں نہو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عمرؓ سے یہ فرمانا یا اخی اشرکنا فی الدعاء اسکے مسنون ہونیکی دلیل ہے

آدمی ہیں آپ شاہ صاحب کے حال پر مہربانی[ف ۲۲] رکھیں اور جو بات اور ذکر وغیرہ دریافت کریں بتادیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہوگا۔ از مکہ مکرمہ۔ ۱۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

مکرر آنکہ اول تو فقیر نے اپنی سمجھ کے موافق اپنے لئے مثنوی شریف کا حاشیہ کیا کچھ ضرور نہیں کہ سب کو پسند آوے۔ تسپر بعض جگہ حواشی مکرر بھی لکھے گئے ہیں۔ اگر آپ لوگوں کی مرضی طبع کی ضرور ہے تو کسی معتبر آدمی کے ہاتھ طلب کرلینا۔ مکرر آنکہ یہ خط ہمدست عزیزم قاری مولوی احمد صاحب روانہ کرنا چاہا تھا اُن کو توقف ہوگیا۔ اتنے میں خط مورخہ ۷ جمادی الاخریٰ بھی وصول ہوا مشکور کیا۔ چونکہ جواب ہر دو خطوں کا ایک ہی ہے لہذا پہلے خط کے جواب پر اکتفا کیا گیا۔ حاجی محمد انوار صاحب مرحوم کے انتقال سے بڑا صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس عطا فرماوے۔ پس ماندوں کو صبر عطا کرے۔ فقیر کی طرف سے حاجی محمد عابد صاحب اور اُن کے متعلقین کو تعزیت تحریر کریں۔ بخدمت قاضی ظہور الحسن صاحب بعد سلام ودعا کے معلوم ہو کہ جب مولوی صاحب مذکور یہاں تشریف لاویں گے تب جو کچھ فقیر کو بزرگان طریقت سے پہونچا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بتایا جاویگا۔ خدا ہادی ہے فقط

مکتوب ۱۳

از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت سراپا محبت وعقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ یہاں تمام خیریت ہے۔ آنعزیز کی خیریت مدام مطلوب۔ خط آپکا مورخہ ۲۱ شوال بذریعہ ڈاک وصول ہوا۔ کمال

ف ۲۲ حق اخوان طریقت یعنی پیر بھائیوں کا حق ماننا چاہیئے۔ جو چیز اپنے پاس ہو مال یا علم اس سے دریغ نہ کریں اُن سے بالفت پیش آویں ومثل ذلک قول اللہ تعالیٰ والصاحب بالجنب اسکو بھی شامل ہے ۱۲ -

ممنون ومشکور کیا۔ اللہ تعالی آنعزیز کو اپنی رضامندی و ذوق وشوق وحسن خاتمہ نصیب فرماوے۔ پرچہ ملفوفہ بھی ملا کیفیت معلوم ہوئی تمام خرد و کلاں کے لئے نام بنام دعا کی۔ اللہ تعالی قبول کرے۔ آپ کے خطوط کے جواب برابر تحریر کرادئے جاتے ہیں۔ ف ۲۳ واللہ اعلم پہونچتے کیوں نہیں۔ مولوی محمد سعید صاحب استنبول گئے ہوئے ہیں۔ آپکے لئے فقیر اکثر اوقات دعا و ہمت ف ۲۴ میں مصروف ہے اور جو کوئی احباب فقیر کا حال دریافت کریں سلام اور خیریت کہہ دیں۔ مولوی محمد احسن صاحب نانوتوی اور مولوی ابوالقاسم صاحب مرحومین کے انتقال سے بہت صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ف ۲۳ اجابت دعا یعنی عرض کرنیوالے کو جواب دینا پکارنیوالے کی طرف التفات کرنا دعوت قبول کرنا خط کا جواب دینا سب اسمیں داخل ہے۔ حدیث صحیح میں اسی عنوان سے اسکو حقوق مسلم میں سے فرمایا ہے۔

ف ۲۴ صرف ہمت یعنی قوت قلب کو کسی مقصود محمود میں متوجہ کرنا جس امر کے لئے ظاہری تدبیر جائز ہے اس کی تحصیل کے لئے ہمت بھی جائز ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی تدبیر ہے مگر باطنی یہی قوۃ اگر اللہ کے نام سے اور نیک نیتی سے بڑھائی جاوے اس میں نورانیت ہوتی ہے اور اگر دوسرے مکروہ طریقوں سے اس کی مشق کی جاوے اور بُری جگہ صرف کیا جاوے اسمیں ظلمت ہوتی ہے اسی لئے محض تصرفات دلیل کمال نہیں۔ ہاں اگر اتباع شرائع کے ساتھ ہو تو مقبول ہے جیسے دوسرے جسمانی قوی باصرہ وغیرہ کی تقویت میں بھی تفصیل ہے۔ اتنا فرق ہے کہ قوی جسمانی میں قرب خاص ترتب اثر کے لئے مشروط ہے۔ صرف ہمت میں قرب وبعد یکساں ہے۔ اگر صاحب ہمت کافی قوت رکھتا ہو۔ اور جب صرف ہمت کی مشروعیت فی حد ذاتہا ثابت ہوگئی اس سے معلوم ہوگیا کہ قول مشہور عارف: راہمت نباشد ماؤل ہے یعنی محبوب حقیقی کی مرضی کے خلاف میں وہ ہمت صرف نہیں کرتا کہ خلاف معرفت ہے۔ اور لامرضیات میں اس سے کام لینا تو عین عرفان کی دلیل ہے ہاں غلبہ مشاہدہ میں احیانا یہ قوۃ مضمحل ہوجاتی ہے۔

خدا مغفرت نصیب کرے اور پسماندوں کو صبر عطا فرماوے۔ شیخ محمد زبیر صاحب کو داخل سلسلہ کیا گیا۔ شجرہ اور اوراد خاندان تعلیم کر دیں اور فقیر کے حسن خاتمہ کی دعا کریں۔ اللہ عزیزم حافظ احمد حسین صاحب و مولوی محب الدین صاحب وغیرہ حضار السلام علیکم پہونچے۔ فقط از مکہ مکرمہ ۱۲۔ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ۔

مکتوب ۱۳

از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت سراپا محبت و عقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خط اور شجرہ مرسلہ آپکے وصول ہوئے۔ بکمال مشکور کیا۔ اللہ تعالیٰ بزرگان سلاسل[ف ۲۵] کی برکت اور فیض نصیب فرماوے۔ فقیر اور تمام حضار دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوش رکھے۔ مولوی محمد شفیع صاحب[ف ۲۶] حامل خط ہذا کے لئے بھی دعا کرتا ہوں فقط۔ از مکہ مکرمہ یکم ذیحجہ ۱۳۱۲ھ۔

مکتوب ۱۴

از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت سراپا محبت و عقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خط آپکا مع ہدیہ[ف ۲۷] جلسے نماز چرمین ہمدست حاجی عادل شاہ خانصاحب وصول ہوا۔ بکمال مشکور کیا۔ اللہ تعالیٰ آپکو اپنی محبت[ف ۲۸] و رضا نصیب فرماوے۔ فقیر کے حق میں دعا

ف ۲۵ افاضہ برزخیہ یعنی اہل برزخ سے فیوض و برکات حاصل ہو سکتے ہیں۔ ہر چند کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے مگر بڑے بڑے لوگ اسکے اثبات کے قائل ہیں اور مشاہدہ کے بعد کیسے قائل نہ ہوتے۔ ہاں اس افاضہ کیلئے مناسبت مفیض و مستفیض میں ہونا چاہیئے۔ ف ۲۶ اکرام رسول یعنی جو شخص کسیکا پیغام یا سلام یا خط یا ہدیہ لاوے اس کی بزرگ داشت کرنا اور اس کے لیئے دعا کرنا بھی اکرام میں داخل ہے۔ احادیث کثیرہ سے اسکا مسنون ہونا معلوم ہوتا ہے ف ۲۷ اظہار ہدیہ یعنی کوئی ہدیہ دے تو اسکو پوشیدہ نہ کرے کہ حدیث میں کتمان کو کفران فرمایا ہے ف ۲۸ محبت و رضا اسکا مقامات عالیہ سے ہونا ظاہر ہے کتب اخلاق میں اسکی ماہیت و آثار و طرق تحصیل دیکھنے کے قابل ہے۔

حسن خاتمہ کریں۔ آپ کا جو خط آتا ہے جواب تحریر کرادیا جاتا ہے شاید ڈاک میں کچھ توقف ہو جاتا ہے۔ باقی خیریت فقط از مکہ مکرمہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۱۲ھ۔ خانصاحب عبدالرحمن خانصاحب کی اشیاء مرسلہ وصول ہوئیں۔ ممنون ہوا فقیر کا سلام اور دعا کہہ دیں۔ فقیر نے خانصاحب کیلئے دعا کی اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ **مکتوب ۱۵** از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت فیضدرجت سراپا محبت و عقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط مورخہ غرہ رجب مع ہدیہ مبلغ پانچروپیہ وصول ہوا کمال مشکور و ممنون کیا۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز کو اپنی محبت و رضاء و حسن خاتمہ نصیب کرے اور آپکے مال[۲۹] و جان میں برکت دیوے۔ بہت دنوں سے آپکی خیریت و کیفیت معلوم نہ ہوئی کتنی تعلق خاطر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا[۳۰] تمہارا خاتمہ بالخیر کرے فقط از مکہ مکرمہ ۲۲ محرم ۱۳۱۳ھ **مکتوب ۱۶** از فقیر امداد اللہ چشتی عفا اللہ عنہ گرامی منش عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ شوقہ ومحبتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال ایں نواح بحمد اللہ قابل شکر ذوالجلال ہے۔ خیریت احباب مطلوب بہر حال ہے۔ آپ کے محبت نامہ کا بہت دنوں سے انتظار تھا۔ الحمد للہ عین انتظار میں پہونچا۔ دیکھ کر نہایت ہی جی خوش ہوا۔ مضمون عزیزی سے آگاہی ہوئی۔ آپ کے دونوں رسالے دیکھنے کو بہت جی چاہتا

ف ۲۹ مقصود بیت حسنات دنیاد یو یا لعرض یعنی دنیا کی برکت و وسعت بقدر کفایت و صحت و عافیت بھی چونکہ معین آخرت ہے قابل مانگنے اور دعا کرنے کے ہے۔ نعم المال الصالح للرجل الصالح حدیث صحیح ہے

ف ۳۰ ابتدا بنفسہ فی الدعا یعنی دعا میں اول اپنے لئے مانگے پھر دوسرے کیلئے بھی معمول شریف حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم حدیث شریف میں آیا ہے۔

ہے اگر روانہ ہو گئے ہوں فہو المراد ورنہ فوراً روانہ کیجئے گا۔ ترجمہ تنویر بسم اللہ کر کے [ف ۳۱]
چھپوانا شروع کر دیجئے۔ مفصل حالات مدرسۂ دیوبند کے سننے کے لئے دل متعلق
ہے آپ اسکی پوری کیفیت تحریر کیجئے کہ کیونکر باہمی صلح [ف ۳۲] وقوع میں آئی۔ واقعی نجات
طرفین کو ملی یا ہنوز اندرونی خلش باقی رہی۔ خدا کرے فساد کی بیخ و بنیاد
اُکھڑ گئی ہو آمین۔ ۸ صفر ۱۳۱۳ھ بلفافہ۔ مکتوب ۱۷ از فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ۔ بخدمت فیضدرجت سراپا محبت و عقیدت عزیزم مولوی اشرف علی صاحب
زید عرفانہ السلام علیکم و قلبی لدیکم الحمد للہ فقیر بہرحال خیریت سے ہے اور خیریت
آنعزیز کی خدا کی جناب سے شبانہ روز مطلوب۔ خط آپ کا مورخہ ربیع الاول
بذریعہ ڈاک وصول ہوا۔ کمال خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز کو مدام اپنی یاد اور
ذوق و شوق اور مواجید میں سرشار اور مخمور رکھے۔ ہر دو رسالے پیش فقیر موجود
ہیں ہر دو طبع کریں یا ایک۔ مرضی آنعزیز خالی فائدہ رسانی سے نہیں۔
خیر الناس من ینفع الناس۔ اوراق نمونہ تنویر بھی فقیر کے پاس پہونچے اور سُنے
بہت پسندیدہ ہوئے۔ بتقطیع اوسط۔ خط اچھا۔ حواشی مفید۔ غرض ہر نوع
پسند ہے۔ بعد طبع اگر صلاح ہو تو چند نسخہ یہاں ارسال کریں گے۔ باقی بقیمت
اوسط سوداگروں کے ہاتھ فروخت کروا دیں۔ بعض لوگوں کا قاعدہ ہے کہ مفت
چیز کی قدر نہیں کرتے جو قیمت دیکر لیتے ہیں اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور عزیز

ف ۳۱ تعجیل فی الخیر یعنی نیک کام جلدی کرنا چنانچہ حدیث میں سفر حج کے لئے تعجیل کا حکم آیا ہے
ہاں جس چیز میں کسی شر کا احتمال ہو اسمیں توقف و مشورہ واجب ہے۔ ف ۳۲ اصلاح بین الناس
اس کی تاکید و ترغیب قرآن مجید میں موجود ہے ۱۲۔

جانتے ہیں اور مصارف طبع تنویر سے فقیر کو بھی اطلاع کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہاں سے بھی روانہ ہو سکتے ہیں۔ مال فقیر ہم از اں عزیز دریغ نیست دربارہ شرکت ندوۃ العلماء آنکہ ؎

من نگویم کہ ایں مکن و اں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

جو آپکی طبیعت کے موافق ہو کریں بلکہ سالک کو انقطاع عن الناس[۳۳] ضروری ہے اور ذاکر شاغل کو خود خدا نصیب کرتا ہے۔ ہر کہ از حق اُنس گیرد از خلق وحشت گیرد۔ آپنے اور عزیزم مولوی محمد حسین صاحب الہ آبادی نے جو بیش بینی کی وہ بہت بجا اور حق معلوم ہوتی ہے۔ آپ لوگ وہاں کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ اگر آئندہ ہجرت وغیرہ کا خوف ہو تو آپ ہرگز شریک نہ ہوں۔ فقیر کو اسکی کیفیت معلوم نہیں ہے۔ فقیر کے یہاں سے سب کو اجازت ہے ع متاع نیک ہر دوکان کہ باشد۔ لیکن مبتدی[ف ۳۴] کو ہر جائی ہونے سے نقصان ہے اگرچہ ظاہر میں فائدہ معلوم ہو وہ عارضی ہوتا ہے اور باطن میں نسبت قطع کرنے کا خوف ہوتا ہے۔ فقط از مکہ مکرمہ ۸ ربیع الآخر ۱۳۱۳ھ۔ بخدمت فیضدرجت جناب عبدالرحمن خاں صاحب و صاحبزادۂ ایشاں بعد السلام علیکم و دعائے ترقی دارین واضح باد کہ فقیر از

ف ۳۳ انقطاع عن الخلق سالک کو بالخصوص مبتدی کو ظاہراً بھی قلت اختلاط ضروری ہے اور قلب تو منتہی کو بھی واجب ہے۔ مگر مراد اس سے فضول اختلاط کا ترک کرنا ہے نہ کہ حقوق کا ضائع کرنا ف ۳۴ وحدت طلب یعنی ایک پیر سے تعلق رکھنا کئی جگہ رجوع کرنے سے نہایت ہی بے برکتی بلکہ گوناگوں مضرتیں ہوتی ہیں اسکی دلیل تجربہ ہے البتہ اگر شیخ اول میں شرائط ارشاد کے نہیں پائے جاتے تو اسکو چھوڑنا لازم ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل زیادہ ہے۔ یہاں گنجائش نہیں ۱۲۔

حسن ظن ایشاں درحق فقیر بسیار ممنون و مشکور است از طرف جمع اخوان طریقت السلام علیکم برسد

مکتوب ۱۸

از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ عزیز وا فرتمیز عزیزی مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ علمہ و عملہ و عرفانہ۔ السلام علیکم۔ الحمد للہ میں اچھا ہوں آپ لوگوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔ عزیزم آپ نے جو دربارہ تنویر وغیرہ کے مولوی محمد سعید صاحب کے خط میں دریافت فرمایا ہے اس کے لئے مناسب صورت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اکثر نسخہ اس کے ہدیہ ہونا چاہئیں تھوڑے بہت نسخہ خاص خاص احباب کو دینا چاہیئے۔ مفت کتاب کی چنداں قدر نہیں ہوتی ہے۔ اکثر بے توجہی سے گوشہ میں پھینک دی جاتی ہے۔ قیمتہً جو چیز لی جاتی ہے اچھی ہو یا بُری ضرور ایک نظر دیکھی جاتی ہے۔ اور اگر با اینہمہ زر مصارف پورا نہ ہو تو تحریر فرمایئے میں انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی سبیل کرونگا۔ عزیزم مولوی احمد حسن صاحب نے مثنوی کے طبع کے لئے بہت اشتیاق ظاہر فرمایا دل وجان سے چھپائی کے لئے تیار ہیں۔ میں نے بھی ان کو اجازت دیدی ہے۔ وہ انشاء اللہ تعالےٰ میری مثنوی لاویں گے۔ آپ بھی اُس میں سعی فرمائیگا۔ سب بھائی ملکر اس کو چھپوائیگا ف۳۵۔ میں نے اس مثنوی پر بہت محنت کی ہے۔ خدا کرے صحت کے ساتھ بایں ہیئت کذائی چھپ جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ لوگوں کو بہت نفع ہوگا۔ آپ لوگوں کے لئے باعثِ ثمرۂ آخرویہ ہوگا۔ مثنوی کے نسخے کل غلط چھپے ہیں جس سے بالکل مطلب فوت ہو جاتا ہے مقام سمجھنے سے رہ جاتا ہے۔ اگر میری حیات میں طبع ہو گئی تو میں بھی اپنی آنکھوں

ف ۳۵ معاونت فی الخیر نص قطعی قرآنی اس کے لئے کافی ہے۔

سے دیکھ لوں گا ورنہ مرضی مولےٰ اور یہ اصل نسخہ مثنوی کا میں نے عزیزی احمد حسن صاحب اور آپ کو دیا ہے۔ آپ دونوں صاحب اپنے پاس رکھئے گا خدا برکت دیگا۔ زیادہ والسلام۔ مکرر آنکہ آپکا خط و پولندہ کتاب اکسیر و انوار الوجود فی اطوار الشہود بھی پہونچے۔ آپ کے خط کے مضمون سے آگہی ہوئی۔ طبیعت نہایت خوش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن ترقی ہوگی۔ باطن فقیر ہر وقت آپ کے ساتھ اور جن جن صاحبوں ۳۶ نے بیعت عثمانی کے لئے درخواست کی ہے اُن کو میں نے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ اُن کو کامیاب فرماوے۔ آمین۔ آپ اُنکی استعداد کے موافق کچھ معمول بتلا دیجئے گا۔ ارشاد مرشد و ضیاء القلوب کی ہیں نے اُنکو اجازت دی۔ ۲۲ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ۔ **مکتوب ۱۹** از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ بمطالعہ ساطعہ عزیز وافر تمیز عزیزی مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ پس از ادعیہ وافرہ ترقیات متکاثرہ واضح رائے عزیز باد۔ الحمد للہ کہ یہاں خیریت ہے۔ آپ لوگوں کی مطلوب عافیت ہے۔ راحت نامہ مرقومہ ۳ جمادی الثانی چہارم رجب المرجب کو موصول ہوا۔ موجب انشراح خاطر بنا۔ ماشاء اللہ آپ اور آپ کے متعلقین کے ذوق و شوق کی کیفیت سن کر طبیعت نہایت ہی خوش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ

ف ۳۶ جواز بیعت غائبانہ اسکی دلیل وہ قصہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر حدیبیہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ معظمہ میں بھیجا اور ان کے بعد میں یہاں صحابہ کو بیعت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک دست مبارک کو فرمایا کہ ہذہ ید عثمان اور دوسرے دست مبارک پر رکھ دیا۔ اصل یہ ہے کہ بیعت کی حقیقت طالب کی جانب سے التزام اتباع اور شیخ کی جانب سے التزام تربیت ہے سو یہ معاہدہ دور سے بھی ہو سکتا ہے اسکو بیعت عثمانی کہتے ہیں ۱۲۔

بایں ذکر و شغل دائم مشغول رکھے۔ دن بدن ترقی در ترقی فرمائے مقصود اصلی تک پہونچائے آمین ثم آمین۔ ایک مہینہ کا عرصہ ہوا کہ میں ترجمہ تنویر وغیرہ کی رسید روانہ کر چکا ہوں اور مصارف ترجمہ و تنویر کی نسبت بھی کچھ لکھ چکا ہوں۔ غالباً وہ خط پہونچا ہوگا اس سے پوری کیفیت معلوم ہوگئی ہوگی۔ آپ نے جو دربارہ ترجمہ تنویر مشورۂ احباب طے شدہ تحریر فرمایا ہے مناسب ہے۔ میں بھی پیشتر اسی قسم کا مضمون تحریر کر چکا ہوں۔ نسخہ اکسیر ترجمہ تنویر کے بالفعل پچاس نسخے یہاں روانہ کیجئے۔ اگر ضرورت ہوگی تو اور منگا لئے جاویں گے۔ ندوہ اگر قابل اطمینان نہیں ہے تو اسکی شرکت کے لئے میں آپکو مجبور نہیں کرتا ہوں۔ آپ اس بارہ میں مختار ہیں۔ ندوہ کی کیفیت آپ بخوبی جانتے ہیں ف ۳۷۔ رات دن اس کے حالات دیکھتے رہتے ہیں۔ مولوی محمد فاروق صاحب سلمہٗ کو پہلے ہی میں نے داخل سلسلہ کر لیا ہے۔ اس کی اطلاع بھی خط سابق میں دے چکا ہوں۔ ذکر شغل کی ان کو اجازت ہے۔ خدا برکت دے اپنی محبت کاملہ مرحمت فرماوے آمین۔ مثنوی شریف کی نسبت پہلے میں لکھ چکا ہوں اور اب پھر تحریر کرتا ہوں کہ مثنوی شریف عزیزی مولوی احمد حسین صاحب سلمہ اللہ العزیز بقصد طبع لیجاتے ہیں آپ بھی اس میں ساعی رہیئے گا۔ تصحیح و عمدگی خط و کاغذ کا بہت خیال رکھا جائے۔ بالفعل جتنی مثنوی موجود ہیں یک لخت مسخ ہیں اغلاط کثیرہ کی وجہ سے بالکل مطلب فوت ہو جاتا ہے دیکھنے والا غریب حیران

ف ۳۷ عدم دوام کشف یعنی اہل کشف کو ہر وقت کشف ہونا ضروری نہیں۔ اکثر اوقات اکثر امور مخفی رہ سکتے ہیں۔ دلائل نقلیہ و عقلیہ بکثرت اس پر متفق ہیں۔ سو عوام جہلا کا اپنے پیروں کو حاضر ناظر جاننا شعبہ شرک و جہل کا ہے۔

رہ جاتا ہے۔ پہلے بھی بہت لوگوں نے اس کے طبع کی درخواست کی تھی مگر بوجہ عدم وثوق میں نے اس کو منظور نہیں کیا تھا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ اسکا انتظام طبع پورا پورا ہو جائیگا۔ خدا ایسا ہی کرے آمین۔ جناب محبی مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم کی اہلیہ نے بروز دوشنبہ چھٹی رجب المرجب کو اس دار فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حاضرین مجلس عزیزی مولوی محب الدین صاحب و مولوی احمد حسن صاحب سلمہ منشی عبداللہ صاحب عبدالرحیم صاحب وغیرہ وغیرہ آپ کو بہت بہت سلام کہتے ہیں۔ زیادہ والدعا از مکہ مکرمہ مورخہ ۹ رجب المرجب پنجشنبہ ۱۳۱۲ھ جناب محب من عبدالرحمن خانصاحب و عزیزی ابوسعید خانصاحب سے میرا بہت بہت سلام کہہ دیجئے گا و جمیع احباب کو درجہ بدرجہ سلام کہہ دیجئے گا **مکتوب ۳۰** حق حق حق جناب فیضماب محب صادق و مخلص واثق جناب مولانا عزیزان من مولوی احمد حسن صاحب و مولوی اشرف علی صاحب و مولوی محمد علی صاحب ادام اللہ فیوضکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ از فقیر امداد اللہ بعد دعائے ترقی مدارج مشاہدات واضح باد انشاء اللہ تعالیٰ ہمہ امور حسب مرضی شما خواہند شد۔ العبد الضعیف فقیر امداد اللہ چشتی مکرر آنکہ خط

ف ۳۸ تفویض الامر الی اہلہ یعنی جو شخص جس کام کے لائق ہو اس سے وہ کام لینا حدیث میں اسکے خلاف واقع ہونیکو آثار قیامت سے فرمایا ہے ۱۲ ف ۳۹ لا تنتہی تجلیات یعنی تجلیات الہیہ کی کوئی انتہا نہیں اس لئے سالک کو کسی مقام پر پہونچکر قناعت نہ کرنا چاہیئے۔ ہر دم طالب ترقی کا رہے دعا سے بھی اور ارادہ و عمل سے بھی قولہ تعالیٰ قل رب زدنی علما اس کی دلیل ہے ہر جیز کہ میرسی بود سے ایست کا یہی مضمون ہے ف ۴۰ حسن ظن یعنی اللہ تعالیٰ اور مخلوق کیساتھ نیک گمان رکھنا قرآن و حدیث میں صاف صاف اس کا حکم ہے۔

مولوی اشرف علی صاحب محررہ ۲ شعبان ۱۳۱۱ھ مع کتب اکسیر و انوار الوجود بدست حاجی ظفر اللہ صاحب رسید احوال مفصل اکثر اعزہ معلوم شد بدعاے صحت چشم عزیزہ پرداختم وکتب اکسیر وغیرہ در اسباب عبد الصمد صاحب تاجر مکہ معظمہ ہم رسیدند جزاکم اللہ تعالیٰ از طرف محبان طریقت وخلیل روڑکوی سلام مسنون پذیرہ آباد مورخہ یکم ذیحجہ یوم الخمیس ۱۳۱۲ھ

مکتوب ۲۱ راحت جان عزیزی مولوی اشرف علی صاحب سلمہ و زاد اللہ عرفانہ۔ پس از ادعیہ وافرہ واضح رائے عزیز باد کہ الحمد للہ والمنۃ۔ میں خیریت سے ہوں۔ آپ لوگوں کی خیریت کا خواہاں۔ پہلے بھی آپ کو خط رسید وغیرہ کا لکھا گیا ہے اور اب پھر لکھا جاتا ہے۔ عزیزم جو آپ نے ہدیہ روانہ کئے وہ سب پہونچے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے حرمین شریفین مرحمت فرمائے اور اپنے دریائے محبت کا غواص بنائے اور مراد سے مالا مال فرمائے۔ باطن[ف ۱۲] فقیر ہر وقت آپ کے پاس ہے[ف ۱۵] محبت قلبی[ف ۱۲] چاہیئے۔ اس کی بدولت سب کچھ ہوتا ہے۔ عزیزی مولوی احمد حسن صاحب زاد اللہ عرفانہ مثنوی شریف میں بہت کوشش فرما رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی کوشش

ف ۱۲ بعیت باطن شیخ یہ ایک اصطلاحی لفظ ہے۔ باطن اور حقیقت کہتے ہیں ان اسمائے الہیہ کو جنکا فیض کسی خاص مظہر میں موجود ہے سو شان ہدایت خداوندی چونکہ بواسطہ شیخ کے ظاہر ہوتی ہے اسلئے شیخ مظہر اسم ہادی کا ٹھہرا اور اسم شیخ کا باطن وحقیقت قرار پایا اور شان ہادی کی معیت میں کوئی اشکال ہی نہیں۔ یہ تقریر میں نے خود حضرت مرشدی رضی اللہ عنہ سے سنی ہے ف ۱۲ ربط قلب شیخ اسکو رابطہ بھی کہتے ہیں حقیقت اسکی غلبہ محبت ہے شیخ کے ساتھ اور تفصیل اسکے طرق وخصوصیات کی کتب فن میں مذکور ہے اور ضرورت رابطہ کی اس فن کے اجلی بدیہیات سے ہے ۱۲ ف ۱۵ باطن کہتے ہیں حقیقت کو اور حقیقت کہتے ہیں اس اسم الٰہی کو جو کسی مظہر میں متجلی ہوا ہے۔ حقیقت شیخ کی اسم ہادی ہے اور اسماء الٰہیہ کے فیوض کسی مکان کے ساتھ مقید نہیں ہیں اور اس کا یہ مطلب نہیں کہ پیر ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ۱۲ منہ

کو مشکور فرمائے اور اُس کی جزا پوری پوری مرحمت کرے آپ بھی اُن کے شریک
حال رہیئے حتی المقدور ان کا ساتھ دیجئے۔ آپ اور مولوی محمد علی صاحب وغیرہ
سب ملکر اُن کی اعانت پوری کیجئے باقی یہاں سب خیریت ہے۔ حج وغیرہ بہت
اچھی طرح ہوا کسی طرح کی کوئی بیماری وغیرہ نہیں پھیلی۔ ہر طرح کی خیریت ہے۔ مدینہ
منورہ کا قافلہ بھی بہت آسائش کے ساتھ آیا گیا کوئی شکوہ کسی طرح کا نہیں ہوا۔
زیادہ والدعا۔ مکرمی خانصاحب کو سلام و عزیزی ابوسعید خانصاحب کو دعا
کہہ دیجئے گا۔ موصولہ[۵۱] ۹ محرم ۱۳۱۴ھ **مکتوب ۲۲** محبی و اعزی مولوی اشرف علی صاحب
زاد اللہ عرفانکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ محبت نامہ آپ کا مع اشیاء مفصلہ
ذیل مرسلہ تمہارے بدست منشی حاجی محمد مرتضیٰ خانصاحب پہونچکر باعث سرور خاطر
فقیر ہوا جزاکم اللہ احسن الجزاء و ابقاکم اللہ لفیوض الہدی آمین۔ خانصاحب
موصوف داخل سلسلہ اربعہ خاندان فقیر میں ہوگئے ہیں۔ بارہ تسبیح معمول[ف ۴۲] بزرگان چشتیہ
بعد نماز تہجد پاس انفاس اسم ذات اور ایک ایک تسبیح درود شریف مرقومہ ارشاد
مرشد و استغفار و لاحول ولاقوۃ۔ بعد نماز صبح و مغرب اکتالیس مرتبہ الحمد شریف بضم
بسم اللہ شریف ان کے واسطے فقیر نے تجویز و مقرر کر دیں اور مراقبہ بوقت فرصت و فراغ
قلب و بطن تعلیم کیا گیا اور باقی امداد دربارہ تکمیل اشغال مذکورہ وغیرہا آپکے
ذمہ کی گئی۔ لازم کہ حسب[ف ۴۳] استعداد استعداد خانصاحب موصوف کی اُنکی ترقی میں سعی قلبی

---

۵۱ یہ تاریخ وصول خط کی ہے غالباً تاریخ تحریر خط تقریباً ایک مہینہ پہلے ہوگی ۱۲ ف ۴۲ بعضے معمولات خاندانی خود
اس مکتوب شریف میں مذکور ہیں مگر ہر شخص کیلئے خاص معمول ہوتا ہے۔ شیخ کی تعیین کی ضرورت ہے۔ ف ۴۳ رعایت استعداد
طالب تفسیر ظاہر ہے ضرورت اسکے آیات و احادیث سے مفہوم ہے ربانی ایسے عالم کو کہتے ہیں جو طالب کے استعداد و
قوت کا لحاظ رکھے۔

فرماتے رہیں. فیاض حقیقی امداد غیبی فرمادیگا اور خانصاحب کو ہدایت کی جاوے کہ ہمیشہ اپنے اجتہاد وحصول مراد سے فقیر کو مطلع کرتے رہیں واللہ ولی التوفیق

ولاما شقین نعم الشفیق فقط چادر جوڑہ یک شیشی سرمہ کتب واشتہار چند نقد دہ روپیہ عہ

الراقم فقیر محمد امداد اللہ عفی عنہ. ۱۷ ذی الحجہ یوم سبت ۱۳۱۳ھ

مکتوب ۲۱۳ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. از فقیر امداد اللہ عفی عنہ محبی ومخلصی عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ. بعد دعوات زاید ذوق وشوق مع الجمعیت والانشراح وانبساط خاطر واضح باد نامہ عزیز رسید. کیفیت حالات معلوم شد نوشتہ بودند کہ از تدبیر (نام شخصے) قدرا فاقہ دست دادہ است. ف۴۵ اینچنیں افاقہ ظنی ومستعار است قیام پذیر نیست و برفتن نزد صاحب موصوف اجازت طلبیدہ بودند از طرف فقیر اجازت است اما اوراد واشغال مختلف بحالت تلوین سبب زیانست زیرا کہ اثر ہر یک جداگانہ است ہر گلے را رنگ وبوئی دیگر است ید آنکہ باعث تفرقہ وتشویشات خاطر چند وجہ فرمودہ اند گاہے از فساد ف۴۶ غلبہ شوق وعشق ہم میباشد صورتش آنکہ عاشقان طالب وصال حق اند وآں حاصل نمیشود مگر بفناء طالب در ذات مطلوب وفنا موقوف است بہستی وانشراح خاطر بذات او تعالے

ف۴۵ عدم اعتداد نفع من غیر الشیخ یعنی سوا پیر کے جو دوسرے سے کچھ نفع ہوتا ہے وہ قابل اعتبار نہیں یہ مسئلہ وحدت مطلب کے فروع میں سے ہے دلیل اسکی تجربہ ہے. ف۴۶ علاج قبض اسی مکتوب میں بقدر ضرورت موجود ہے اور کتب سلوک میں بتفصیل تام مرقوم ہے مگر تعیین سبب اور علاج کی طبیب قلبی یعنی شیخ کی رائے پر ہے. یا اس کی صحبت سے ایسی تمیز ہو گئی تو طالب کو کچھ پتہ لگ جاتا ہے.

چوں بعضے طالبین بغلبۂ شوق و درد و اشتیاق ریاضت شاقہ بر خود می نہند و نفس را یک لخت از تلذذات مالوفات باز میدارند و جوع و عطش مفرط و ترک راحت اختیار می کنند ایں امور باعث انقباض خاطر میگردد و آں انشراح و انبساط و شوق کہ میداشتند بسبب فتور حواس مبدل بغم و پریشانی میگردد۔ علاجش مطلق العنان کردن نفس را در خواہشات مباحہ و ترک ریاضت تا آنکہ آں شوق و انشراح و مستی عود کند باید کہ شغل درود بکثرت صبح و شام و یازدہ یازدہ کرت سورۂ فاتحہ خواندہ بر آب دمیدہ بنوشند بتصور حقیقت شیخ را بعیت خود سازند۔ ایں علاج در ضیاء القلوب از صفحہ ۴۵ تا صفحہ ۵۵ مرقوم است بعمل آرند۔ انشاء اللہ تعالیٰ طبیعت صلاح و فلاح پذیر خواہد شد۔ خاطر جمع دارند رسالۂ قرآت قبل رسیدن خط پر سید لیست دقعت رسالہ نزد قاری عبد اللہ صاحب فرستادہ و جزو اکسیر ترجمہ تنویر نیز رسیدہ ما شاء اللہ خوب است۔ اللہ تعالیٰ سعی آنعزیز را مشکور گرداند باقی حالات اینجانب زبانی مولوی عبد الرزاق صاحب معلوم خواہد شد زیادہ نزد ہمہ دوستاں و عزیزان سلام مسنون زیادہ الراقم الاثم فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ

باقی کیفیت بزبانی عزیزم مولوی سید عبد الرزاق صاحب معلوم خواہد شد بخدمت مکرم معظم جناب عبد الرحمن خانصاحب و عزیزم ابو سعید خانصاحب بعد السلام علیکم واضح باد کہ فقیر بخیریت بودہ خیریت آنصاحبان مطلوب۔ ہدیہ مرسلہ آنصاحبان ہمیشہ حسب معمول میرسد۔ فقیر را ممنون و مشکور فرمودہ اند۔ اللہ تعالیٰ در مال و جان شمایان برکت دہد و از مکروہات دنیاوی و از قرض وغیرہ تشویشات نجات بخشد

فقط ۱۳۱۳ھ غالباً مکتوب ۲۴ مجمع فرخندگی عزیزی مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ شوقہ و محبتہ پس از دعائے ترقی درجات واضح باد الحمد للہ والمنۃ اچھا ہوں آپ سب صاحبوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔ آپ کا مسرت نامہ پہونچا باعثِ مسرت ہوا۔ ذی الحجہ میں میں نے یہاں سے ایک خط روانہ کیا ہے جسمیں نسخہ اکسیر کی رسید و نیز جملہ امور مندرجہ خط ہذا کا جواب اُس میں تحریر کیا گیا ہے امید ہے کہ مطالعہ عزیز سے گذرا ہوگا۔ بیشک عزیزی ف۴۷ مولوی رشید احمد صاحب زاد اللہ عرفانہ کی علالت کا اثر ہندوستان پر بہت پڑا۔ اکثر امور خیر جو اُنکی ذات سے منسلک تھے بند ہو گئے۔ درس حدیث و فتویٰ نویسی کا کام جو خاص بصارت کے متعلق تھا وہ بالکل جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ شفائے کلی مرحمت فرماوے آمین جناب حکیم ضیاء الدین صاحب مرحوم کی ذات بھی بہت باخیر تھی ان کے واقعہ بیانکا نے بھی بہت لوگوں کی کمر توڑ دی خیر مرضی مولیٰ اللہ تعالیٰ اُن کو بخشدے اور اپنی قرب رحمت میں جگہ دے آمین۔ عزیزی مولوی منور علی صاحب نے بھی نہایت ہی اظہار بشاشت کے ساتھ آپ کی ملاقات کی کیفیت تحریر کی ہے اور بہت خوش آپ کے یہاں سے گئے ہیں۔ عزیزی ف۴۸ مولوی احمد حسن صاحب ادام اللہ

ف۴۷ برکات علماء محققین احادیث سے ایسے حضرات کے وجود کا مبارک ہونا معلوم ہوتا ہے اور خود مشاہدہ ہوتا ہے کہ ہدایت و تعلیم و تربیت کا سلسلہ ان سے جاری ہوتا ہے اس سے بڑھ کر کیا برکت ہوگی ف۴۸ جواز مدح بحالت عدم خوف افتتان یعنی اگر تعریف کرنے سے اُس میں عجب و خود بینی پیدا ہو جانے کا اندیشہ نہ ہو تو بقدر ضرورت و مصلحت تعریف کر دینا جائز ہے۔ خود ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہا ثابت ہوا ہے۔

شوق و محبت کی کارگذاری کی خبریں ہر طرف سے آرہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کوشش وسعی بلیغ کو مشکور فرمائے آمین۔ آپ بھی اُن کی پشت پناہی کے لئے کمر باندھے رہئیے اُن کی معاونت نہایت ضروری امر ہے وہ سب کام چھوڑ کر اسی امر عظیم کے سر انجام دہی کے لئے شب و روز مشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ تائید غیبی اُن کے شامل حال رکھے آمین یا رب العالمین۔ اپنے گھر میں بہت بہت دعا کہہ دیجئے گا۔ اور مکرمی عبد الرحمٰن خانصاحب و جملہ احباب کو بہت بہت سلام و عزیزی ابو سعید خانصاحب وغیرہ دعا زیادہ والدعا۔ الراقم الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ مورخہ یکم صفر ۱۳۱۴ھ

مکتوب ۲۵

سلام علیکم چو در خاطری
گر از چشم دوری بدل حاضری

عزیز و اقرب تمیز عزیزی مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد محبتہ پس از دعائے ترقی درجات واضح رائے آنعزیز باد کہ راحت نامہ مشعر احوال باطنیہ آنعزیز کوائف مختلفہ وصول ہوا۔ آپ کے مژدہ ترقیات باطنیہ نے کمال مسرور کیا اللہ تعالیٰ شب و روز ترقی مزید فرماوے میں ہر وقت دست بدعا ہوں گو اس وقت میری طبیعت اچھی نہ تھی مگر آپ کی کیفیت سن کر بہت ہی خوش ہوا۔ افاقہ ظاہری محسوس ہونے لگا۔ میں آج کئی روز سے[ف۴۹] بیمار ہو گیا ہوں۔ پہلے درد پسلی اٹھا اس سے

ف ۴۹ جو اظہار مرض ہرگاہ شکوہ مقصود نباشد۔ حدیث میں درد سر کا اظہار ثابت ہوا ہے البتہ بطور شکایت کے ناجائز اور خلاف صبر کے ہے اور محض رفع انتظار احباب کے لئے کوئی حرج نہیں اور اگر فقر و انکسار و عبودیت کے طور پر ہو تو عبادت ہے ۱۲۔

بہت تکلیف ہوئی اور بخار بھی زور شور سے آیا بعد کرب و بے چینی کے الحمد للہ درد تو اب جاتا رہا بخار ابھی تک باقی ہے اور ضعف بہت ہو گیا۔ پہلے سے چونکہ ضعف تھا اس کی وجہ سے اور نقاہت بڑھ گئی گئی روز سے نیچے بھی نہیں اُترتا ہوں لیکن الحمد للہ دن بدن تخفیف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ف۵ صحت حاصل ہو جائیگی۔ منشی عبد الرزاق صاحب کے انتقال کا بہت صدمہ ہوا آدمی باخیر تھے۔ خداوند کریم اپنے جوار رحمت میں جگہ دے آمین زیادہ والدعا محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ از مکہ مکرمہ مورخہ ۱۱ صفر ۱۳۱۴ھ **مکتوب ۲۷** نحمدہ ونستعینہ ونصلی علیہ از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت فیضدرجت عزیزم مولانا مولوی قاری اشرف علی صاحب ادام اللہ عرفانہ بعد سلام مسنون و شوق کے ظاہر ہووے کہ خط آپ کا بذریعۂ عزیزم مولوی حافظ قاری احمد صاحب ملکی کے پہنچا کل حالات سے مطلع ہوا ہمیشہ خیال آپ کا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو درجات علیا عطا فرماوے۔ اور فیض آپ کا ہمیشہ جاری رہے۔ پہلے کے خطوط میں اپنا کل حال لکھا گیا تھا۔ ضعف پیری زیادتی پر ہے۔ ہمارا آپ کا خاتمہ بخیر کرے دربارہ ف۵ طبع مثنوی شریف آپ و مولوی احمد حسن صاحب و مولوی محمد علی صاحب کے مشورہ پر ہونا مناسب ہے۔ کیونکہ آپ وہاں سب حاضر ہیں اور کچھ قدر مولوی خلیل الرحمٰن کے ذریعہ سے ف۵۲ بھیجتا ہوں اسکی کارروائی کرے اور میں دعا

۲۰۲

ف۵۰ رجا یعنی رحمت الٰہیہ کا امیدوار رہنا ہر حالت میں مرض ہو یا فقر و فاقہ ہو یا کثرت ذنوب ہو اسکا حسن اور واجب ہونا سب جانتے ہیں ف۵۱ اسکی خوبیاں اور برکات عقلاً و نقلاً مسلم ہیں۔

ف۵۲ بذل مال بمریدان یعنی اگر مرید کو حاجت مال کی ہو اور شیخ کے پاس گنجائش ہو تو مریدوں کو بھی دینا

(باقی آئندہ)

کرتا ہوں بسہولت انجام پہونچاوے۔ عزیزہ نورچشم زاد مجتہا بعد دعا و سلام کے ظاہر ہووے۔ مولوی صاحب نے گھر بنوادیا۔ میں خوش ہوا اللہ تعالیٰ مبارک فرماوے اور تم کو اس میں رہنا نصیب ہو اور دارین کی خیر و برکت عطا فرماوے اور آپ کے بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اُن کی بھی صورت اللہ تعالےٰ کردیوے زیادہ فقط ۲۵ صفر سنہ ۱۳۱۴ھ ہجری صلعم۔ **مکتوب ۲۷** عزیز سعید عزیزی مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ محبتکم پس از ادعیہ وافرہ واضح رائے سعید باد کہ راحت نامۂ آنعزیز مشعر احوال صحتوری و سلامتی و دیگر کوائف مرقومہ ۳ ربیع الاول روز پنجشنبہ کل بروز شنبہ ۴ ربیع الثانی کو وصول ہو کر باعث اطمینان خاطر ہوا۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز کو علی الدوام خوش و خرم رکھے اور اپنی یاد میں ہمیشہ مشغول رکھے آمین۔ حسب ف۵۳ استدعا آنعزیز عزیزی مولوی اسحاق علی صاحب کو میں نے داخل سلسلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے آمین۔ آپ اُن کے مناسب حال وظیفہ وغیرہ تلقین کردیجئے گا۔ میری کیفیت سابق دستور ہے۔ ضعف و نقاہت بدستور چلا جاتا ہے۔ دن بدن ضعف کی ترقی ہے۔ حرم ف۵۴ شریف میں اتفاق سے کسی جمعہ کو جانا نصیب

گذشتہ سے پیوستہ:۔ اہل اللہ کی عادت ہے یہ نہیں کہ ہمیشہ نذرانہ ہی لیا کرے۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی داد و دہش اپنے غلاموں کے ساتھ کسکو معلوم نہیں۔ ف۵۳ قبول شفاعت یعنی کسی کی سفارش قبول کرلینا خواہ کسی دنیاوی حاجت میں ہو یا دینی حاجت میں فضیلت اسکی ظاہر ہے ۱۲ ف۵۴ اظہار تقلیل عبادت یعنی اگر کسی عذر سے عبادت میں کمی ہوجاوے تو اس کو ظاہر کردینا یہ بہت ہی بڑے اخلاص کی بات ہے کہ جو لوگ اس شخص کی کثرت عبادت کے معتقد ہیں انکے روبرو (باقی آئندہ)

ہوتا ہے ورنہ اکثر نہیں جا سکتا ہوں زیادہ والدعا فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔

از مکہ مکرمہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ **مکتوب ۲۸** بخدمت فیض درجت بابرکت

عزیزم مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ ومحبتہ۔ السلام علیکم الحمد للہ والمنۃ۔ راقم بخیریت وخیریت وعافیت آنعزیز از رب البیت خواہاں۔ خط آنعزیز آیا۔ احوال مندرجہ سے آگاہی کماہی حاصل ہوئی جو جو کوائف وحالات مندرج خط تھے وہ بفضلہ سب محمود واحسن ہیں۔ انشاء اللہ [ف۵۵] آئندہ اور ترقی پذیر ہونگے مطمئن خاطر رہنا چاہیئے۔ میرا تعلق خاطر تمہاری جانب مصروف ہے اور سابق میں جو آنعزیز کو تحریر ہوا تھا کہ اگر کانپور سے دل برداشتہ ہو تو تھانہ بھون کو کہ جائے سکونت ہے جانا مناسب ہے اس سے یہ مراد نہ تھی کہ ضرورت بلا ضرورت ترک تعلق کرکے تھانہ بھون جانا چاہیئے۔ بلکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ جب تک مخلوق کانپور کو تم سے فیض پہونچ رہا ہے اور وہاں کی مخلوق بھی تم سے مانوس ومطیع ہے۔ تو وہاں سے جنبش کرنا اور طالبان مطلوب کو محروم [ف۵۶] رکھنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں اگر خدانخواستہ تمہاری طبیعت کسی وجہ سے برداشتہ ہو اور قصد یہ ہو کہ کانپور چھوڑا جاوے تو اس حالت میں میری رائے یہ تھی کہ اور جگہ سے تھانہ بھون جانا مناسب ہے۔ باقی اللہ تعالی ہمارا اور آپکا اور نیز سب مسلمانان کا خاتمہ بالخیر فرماوے آمین رب العالمین۔ محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۱۴ھ

از خط قاری احمد حسن صاحب

(گذشتہ سے پیوستہ) یہ کہہ دینا کہ فلاں معمول میں کمی ہو گئی۔ اس میں ریا کی جڑ کٹتی ہے **ف۵۵** بشارت یعنی طالب کو بشارت دینا کہ تجکو فلاں نعمت یا کسی نعمت میں ترقی ہوگی اس سے اسکا دل بڑھ جاتا ہے۔ حدیث شریف میں اسکی ترغیب ہے **ف۵۶** نفع رسانی مفہوم و خوبی محتاج بیان نہیں، تمام قرآن وحدیث اس سے پر ہے۔

مکتوب ۲۹ سعادت آثار رحمت اطوار عزیزی باتمیز عزیزی مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ محبتکم و عرفانکم۔ بعد از دعائے ترقی درجات واضح رائے انعزیز باد کہ الحمد للہ علی احسانہ میں بخیریت ہوں احباب کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں۔ ہاں کبھی کبھی کچھ شکایت ہوجاتی ہے باقی ضعف و نقاہت بمقتضائے سن البتہ ہوگیا ہے۔ آپ کا راحت نامہ عین انتظاری میں پہونچا۔ باعث سرور خاطر ہوا۔ آپ کے کوائف باطنی سن کر بہت جی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار احسان ہے کہ آپ کو یہ نعمت عطا فرمائی۔ خداوند کریم اس میں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے جمیع احباب کو نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔ آپ کے حالات ماشاء اللہ سب محمود ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو خود اس کی محمودیت ف۵۷ معلوم ہوجائے گی۔ خدا کا شکر بجالایئے اور اس سے زیادتی کے شب و روز طالب رہئے۔ تھانہ بھون کے مقدمہ میں جو آپ نے تامل کیا نہایت عقلمندی کو کام میں لائے۔ عزیزم میری غرض یہ ہے کہ جہاں کہیں رہو باخدا رہو اور بالفعل کانپور کے لوگ آپکے تہ دل سے مشکور ہیں آپ کی ذات سے اُن کو فائدہ ہے۔ لہذا بالفعل قیام کانپور مناسب و انسب معلوم ہوتا ہے۔ جب تک یہاں کا تعلق خدا کو منظور ہے رکھئے بعد ازاں پھر تھانہ بھون میں محض توکل بخدا ف۵۸ خدا کا نام لیکر بیٹھ جایئے اور کسی نوع کوئی تعلق ظاہری کیجئے وہ خود مسبب الاسباب ہے سب سامان آپ کے

ف ۵۷ امکان یعنی صاحب حال از حال خود یعنی گو اپنا حال اجمالاً تو ضروری معلوم ہوتا ہے مگر یہ نہیں کہ اسکی پوری کیفیت کہ یہ حالت ادنیٰ ہے یا اعلیٰ اچھی ہے یا بری تفصیلاً معلوم ہو جسطرح مرض کے تغیرات یا صحت کے مدارج کو مراحل جو پہلے طور پر نہیں سمجھ سکتا۔ ف ۵۸ توکل یعنی اور علو مرتبہ بدیہی ہے۔

درست کردے گا انشاء اللہ کوئی تردد نہ کرنا پڑیگا۔ عزیزی مولوی احمد حسن صاحب زاد اللہ محبتہ وعرفانہ اسمیں شک نہیں کہ بہت کوشش فرما رہے ہیں۔ خداوند کریم اپنے فضل وکرم سے اُن کی سعی کو مشکور فرمائے اور اُنکی ترقی درجات کا مثنوی شریف کو سبب بنائے آمین۔ پہلا جزو اُسکا میرے پاس آگیا دیکھکر نہایت جی خوش ہوا۔ مثنوی شریف جس درجہ کی کتاب تھی عزیزی موصوف نے اُس کا پورا حق ادا کیا۔ خداوند کریم اُس کو بایں حسن وخوبی تمام کو پہونچاوے۔ آمین۔ جمیع احباب سے میرا بہت بہت سلام کہہ دیجیے، خصوصاً محبی ومکرمی جناب عبد الرحمٰن خانصاحب۔ زیادہ والدعا فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ موصولہ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۴ھ

مکتوب ۳۰ عزیز دافر تمیز عزیزی مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ بس از ادعیہ وافرہ واضح رائے عزیز باد کہ الحمد للہ میں بخیریت ہوں آپ لوگوں کے حق میں دعائے خیر کرتا ہوں آپکے جو محبتنامے آئے اُنکے جواب اُسی وقت تحریر کرائے[ف ۵۹] روانہ کئے۔ الحمد للہ سب کیفیت آپکی اچھی ہے خداوند کریم روز افزونی فرمائے آمین۔ بالفعل باعث تحریر یہ امر ہے کہ نسخہ حکم جو ترجمہ کے لئے میں نے دیوبند روانہ کیا تھا اب وہاں سے خط آیا کہ حکم کا ترجمہ پورا ہوگیا ہے لہذا آپ اُس ترجمہ کو منگاکر طبع کا تخمینہ کرائیے جو کچھ اس کا صرفہ

ف ۵۹ تعجیل در انجاح مرام طالب یعنی طالب کی حاجت پورا کرنیمیں جلدی کرنا خواہ مالی حاجت ہو یا علمی خط کا جواب دینا وغیرہ سب اسمیں آگیا ف ۶۰ دلالۃ علی الخیر یعنی کوئی نیک کام کسیکو تبلادینا الدال علی الخیر کفاعلہ میں اسکا ثواب مذکور ہے۔ اسمیں بہت سی باتیں آگئیں مثلاً کوئی مسئلہ تبلادینا کوئی دینی کتاب تصنیف کرنا یا طبع کی کوشش کرنا یا طبع کرانا ۱۲۔

ہو اُس سے بہت جلد مطلع فرمائیے۔ بالفعل ایک سو روپیہ کسی معتبر آدمی جانیوالے کے ذریعہ سے روانہ کروں گا۔ باقی آپ کے تحریر آنے کے بعد دیکھا جائیگا۔ غرض کہ جو کچھ آپ کی رائے ہو فوراً تحریر فرمائیے زیادہ والدعا۔ بخدمت مکرمی جناب عبدالرحمن خانصاحب بہت بہت سلام و عزیزی میاں محمد ابوسعید صاحب وغیرہ کو بہت بہت دعا۔ فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ ۱۳۱۴ھ برلفافہ محررہ مولوی منور علی صاحب ضمن مضمون خود۔ مکتوب ۳۱ سعادت آثار رحمت اطوار عزیزی مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ۔ پس از دعائے ترقی درجات واضح رائے عزیز باد کہ الحمدللہ والمنۃ بفضلہ تعالیٰ اچھا ہوں۔ آپ لوگوں کے لئے دعائے خیر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ راحت نامہ آنعزیز مرقومہ ۱۹ جمادی الاولیٰ عین انتظاری میں بتاریخ ۱۵ جمادی الاخری وصول ہوکر باعث مسرت قلبی ہوا۔ ۲۰۷ آپ کے اور آپ کے متعلقین کے حالات سنکر نہایت جی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ دن دونی رات چوگنی ترقی مرحمت فرمائے آمین۔ عزیزی مولوی اسحاق علی صاحب کا بھی خط آیا اللہ تعالیٰ اُن کے ذوق و شوق[ف ۶۱] کو بڑھائے اور اپنی محبت کاملہ مرحمت فرمائے فقیر ہر وقت سب کے لئے دست بدعا ہے ہاں آپکی ہمشیرہ عزیزہ مرحومہ کے انتقال کی خبر سُنکر بہت صدمہ ہوا اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین۔ اور ان چھوٹے چھوٹے[ف ۶۲] بچوں کی عمر میں برکت دے آمین

ف ۶۱ شوق و محبت الٰہی کچھ حاجت بیان نہیں ف ۶۲ ترحم علی الصغیر یعنی چھوٹوں پر بالخصوص بچوں پر مہربانی رکھنا حتیٰ کہ پیار کے الفاظ یا کلمات دعائیہ اُن سے یا اُنکی نسبت کہنا سب اس ترحم کی فرع ہیں انہیں کوتاہی کرنے والے پر وعید آئی ہے ۱۲۔

ایک خط ابھی چند روز ہوئے آپ کے پاس روانہ کیا ہے اُس میں میں نے دوبارہ طلبی نسخہ ترجمہ حکم از دیوبند و انتظام طبع وغیرہ تحریر کیا ہے اُس مضمون کو پھر مکرر لکھتا ہوں۔ عزیزم میں نے کئی سال کا عرصہ ہوا کہ نسخہ حکم بغرض ترجمہ کرانے کے دیوبند روانہ کیا تھا۔ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک خط دیوبند سے آیا اُس میں لکھا ہے کہ ترجمہ حکم تیار ہوگیا ہے اُس کی نسبت جو لکھا جائے اُس موجب عملدرآمد ہو۔ لہذا چاہتا ہوں کہ وہ کتاب نہایت ہی مفید خلق ہے اُس کا طبع ہو کر شائع ہوجانا بہت ضروریات سے ہے۔ آپ اُس ترجمہ کو دیوبند سے منگا کر طبع والوں کو دکھلاکر اسکی چھپائی کا تخمینہ کرائیے اور اُس کی کیفیت سے جلد مجھکو مطلع کیجئے۔ بالفعل ایک سو روپیہ کسی معتبر آدمی کے ہاتھ انشاء اللہ تعالیٰ میں روانہ کرتا ہوں۔ آپ کی تحریر کا منتظر ہوں۔ زیادہ والدعا۔ عزیزی مولوی محب الدین صاحب مولوی شفیع الدین منشی عبداللہ صاحب میاں عبدالرحیم صاحب و عبدالرحمن وغیرہ وغیرہ آپ کو بہت بہت سلام کہتے ہیں۔ بخدمت کرمی جناب عبدالرحمن خانصاحب بہت بہت میرا سلام کہہ دیجئے گا و عزیزی محمد ابوسعید صاحب سلمہ سے دعا و جمیع احباب کو دعا و سلام و عزیزی مولوی احمد حسن صاحب زاد اللہ محبتہ و عرفانہ اور اُن کے جمیع متعلقین سے بہت بہت دعا و سلام کہہ دیجئے گا۔ بہت دنوں سے کوئی راحت نامہ اُنکا نہیں آیا مانع خیر باد۔ فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ از مکہ مکرمہ۔ مورخہ ۲۱ جمادی الاخری ۱۳۱۲ھ

مکتوب ۳۲

محبت نہاد راسخ الاعتقاد عزیزی مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانکم پس از دعائے ترقی مدارج واضح رائے آنعزیز سراپا تمیز باد۔ الحمد للہ فقیر زندہ

ہے۔ احباب کے حق میں دعائیں کرتا ہے۔ عزیزم حادثہ مکرمی جناب عبدالرحمان خانصاحب مرحوم ومغفور سے بے انتہا صدمہ ہوا۔ اسی حالت میں مرحوم ومغفور کے لئے مع احباب فاتحہ خوانی کی اور دعائے طلب مغفرت ونزول رحمت بدرگاہ قاضی الحاجات کے خداوند کریم مرحوم ومغفور کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مورد انعام واکرام بنائے اور ان کے ورثہ کو صبر مرحمت ف۴۱ فرمائے اور توفیق عمل خیر عنایت کرے خصوصاً عزیزی حافظ ابوسعید خانصاحب سلمہ کو انکا قدم بقدم بنائے آمین یارب العالمین خانصاحب مرحوم کی ذات ماشاء اللہ عجیب خیر وبرکت کی تھی۔ ہزاروں امور حسنہ انکی بدولت وجود پذیر ہوئے تمام خلائق کو ان کی ذات سے دائما نفع پہونچتا تھا۔ ایسے لوگوں کا دنیا سے تشریف لے جانا گویا عالم کا گزر جانا ہے ایک جہان کو ان کی جدائی کا صدمہ ہوتا ہے۔ اخیر زمانہ ف۴۲ ہے جو جاتا ہے اپنی نظیر ساتھ لئے جاتا ہے چراغ لے کر تلاش کیجئے تو اس کی مثل کا پتہ نہیں لگتا ہے پس ماندگان محزون حزین کو حسرت وافسوس کے سوا چارہ نہیں کیا کیجئے۔ مقدرات الٰہی میں کسی کا اجارہ نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ زیادہ والدعا فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ **مکتوب ۴۳** بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت بابرکت فیضدرجت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط آپ کا پہونچا خیریت آپکی معلوم ہوئی لیکن مفصل حال آپ کے اور نیز حال مقدمہ طبع مثنوی شریف کے

ف۴۱ صبر کو نہیں جانتا ف۴۲ تغیر زمانہ یعنی کام کے آدمیوں کا کم ہو جانا علامت کا... واقعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خبر دی ہے ۱۲ ف۴۳ سن ہجر لفافہ سے لکھا گیا ۱۲

مدت سے معلوم نہیں ہوئے باعث خیر باد۔ مفصل حال طبع مثنوی شریف اور محررین کے اور برخوردار صاحبزادہ مولوی احمد حسن صاحب کے اطلاع کرنا اور باقی سب خیریت ہے ضعف از حد ہے اور خشک خارش تمام بدن میں محیط ہے خدا خیر کرے۔ دعائے مغفرت خانصاحب کی گئی خدا اُنکو غریق رحمت کرے فقط عزیزم میاں مولوی سید اسحاق علی صاحب بعد سلام مسنون کے آپ نے خوب کیا آپ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مولانا صاحب کو بجائے میرے معلوم کرنا جو ہدایت ف ۶۵ وارشاد فرماویں عمل کرنا۔ باقی کام بھی برآمد ہو جاوے گا فقط ۱۲ رمضان ۱۳۱۴ھ ف ۶۶ روز یکشنبہ از خط حافظ احمد مکی **مکتوب ۳۴** فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ بخدمت فیض درجت سراپا برکت عزیزم مولوی حافظ محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ و برکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہر دو خط آپ کے بذریعہ عزیزم مولوی قاری احمد مکی صاحب پہونچے اور سُنا کوائف معلوم ہوئے۔ نہایت خوشی حاصل ہوئی انشاء اللہ تعالیٰ یوماً فیوماً ازدیاد انوار باطنی ہوگی اور خلق اللہ کو آپ کے ذریعہ سے فائدہ عظیم ہوگا۔ ہر وقت ایک خیال ف ۶۷ خاص تمہاری طرف رہتا ہے۔ اور

ف ۶۵ مجاز را بجائے شیخ پنداشتن یعنی شیخ کے خلیفہ کو شیخ کی جگہ سمجھنا یہ امر علاوہ شرعی ہونے کے طبعی بھی ہے بلکہ خود خلفا میں جو اقدم واسبق ہو دوسرے خلفا اسکی تعظیم وادب شیخ کے مثل کریں ف ۶۶ موہوب بودن ثمرات یعنی اذکار واشغال کے ثمرات وہبی ہیں اکتساب صرف اعمال وطاعات تک ہے انپر ثمرات کا مرتب ہونا محض فضل ہے کوئی استحقاق نہیں کہ تقاضا یا فخر کرنے لگے نہ کوئی استبعاد ہے کہ مایوس ہونے لگے۔ لایدخل الجنۃ احد بعملہ او نحوہ اسکی مؤید ہے ف ۶۷ اخبار عن المحبۃ یعنی اگر کسی سے محبت ہو تو اسکو اطلاع محبت کی کردینا حدیث میں اسکا حکم آیا ہے اور اسمیں اثر یہ ہے کہ اس دوسرے کو بھی محبت ہوجاتی ہے اور روز بروز ترقی محبت کی ہوتی ہے۔

درباب مثنوی شریف کے معلوم ہوا۔ مولوی صاحب نے اس کو بہت پھیلایا ہے ف۶۸
خیر خدا انجام فرماویں۔ دربارۂ حکم اگر کوئی صورت ہوگئی ہو چھپ جانا مناسب
ہے والا بعد حج کسی معتبر کے ہاتھ سو روپیہ بھیجدیا جاویگا۔ ضرور اس کے حالات
سے جلد مطلع کریں اور اسوقت نہایت ضعف طاری ہے ہر جمعہ کو حرم محترم میں
جانا نہیں ہوتا اسپر خارش ہے۔ خدا رحم فرماوے۔ امید دعا رخاتمہ بالخیر
کی رکھتا ہوں۔ عزیزم مولوی اسحاق علی صاحب کو بعد سلام مسنون کے معلوم
ہو کہ وہاں ضیاء القلوب وارشاد مرشد ہے مطالعہ فرماویں اور مولانا سے
اشکالات دفع کریں فقیر دعا کرتا ہے اور سب کو دعا فقط اور مولانا صاحب کو
میری جگہ جانکر ان سے شغل و وظائف و ذکر میں مشغول رہیں۔ فقط ۶ ذیقعدہ
۱۳۱۴ھ از خط حافظ احمد مکی صاحب۔ **مکتوب ۳۵** فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ
بخدمت فیضدرجت جامع الکمالات عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب دامت
برکاتکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط آپ کا پہونچا نہایت خوشی
حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضامندی نصیب کرے ف۶۹ حکم کے بارے
میں بہت فکر تھی اگر سہولت کے ساتھ انجام ہوجاوے تو بہتر ہے اور ایک عبا
سبز رنگ کا بدست شاہ بہاؤ الدین صاحب دستی روانہ کیا گیا ہے۔ آپ کے
لئے قبول فرماویں گے۔ اور اللہ آپ کو زیادہ علم و فضل بخشے جس میں خلق اللہ
کو نفع عام ہو اور تصانیف مفید و مقبول ہو۔ میرا تعلق آپکی طرف اکثر اوقات

ف۶۸ قصد فی العمل یعنی جو کام کرے اس میں میانہ روی اور توسط اختیار کرے بہت غلو نہ کرے جسکا
نباہ مشکل ہو علیکم من الاعمال ما تطیقون الحدیث۔ اس پر واضح الدلالت ہے۔ ف۶۹ رضائے الٰہی

(باقی بر صفحہ آئندہ)

رہتا ہے اور اس وقت فقیر پا بہ رکاب ہے۔ امید دعا رِ خاتمہ بالخیر کی رکھتا ہے اللہ تعالیٰ
آپکا ہمارا خاتمہ بالخیر فرماوے۔ میاں منشی عبداللہ صاحب کی طرف اور میاں عبدالرحیم
کی طرف سے اور حضار مجلس کی طرف سے آپکو سلام مقبول ہو جُبہ یعنی عبا کو آپ
اپنے تصرف میں لاویں فقط ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۱۴ھ **مکتوب ۳۳** از فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ بخدمت فیضدرجت عزیزم مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ عرفانہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ خط آپ کا سنا احوال سے آگاہی ہوئی بہتر
ہوا کہ آپ تھانہ بھون ف۱ تشریف لے گئے۔ امید ہے کہ آپ سے خلائق کثیر کو فائدہ
ظاہری و باطنی ہوگا اور آپ ہمارے مدرسہ و مسجد ف۲ کو از سرِ نو آباد کریں میں ہر وقت
آپکے حال میں دعا کرتا ہوں اور خیال رہتا ہے۔ باقی ضعف طاری ہے از حد اس
وقت حرم شریف میں جانا نہیں ہوتا۔ حافظ احمد حسین کے انتقال کے بعد انواع
قسم کے تفکرات اُن کی اولاد کی جانب سے اور امورات سے واقع ہوئے ضعف
بصارت ہے کہ پڑھنے سے عاجز رہا۔ امید دعا، خاتمہ بالخیر رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ

گذشتہ سے پیوستہ:۔ اعلیٰ درجہ کی دولت و نعمت ہے ۱۲ ف۳ عطا تبرک ہے یعنی اپنے معتقد کو کوئی
چیز اس لئے دینا کہ وہ اسکو موجب برکت سمجھتا ہے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ حج میں موئے
مبارک صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تقسیم کرانا اسکی اصل ہے۔ ف۱ تقدیم حق جیران یعنی جب اور وجوہ
استحقاق مساوی ہوں تو قرب و مجاورت کو مرجح کہیں گے۔ بیشمار احادیث حقوق جار سے مملو ہیں۔
جیران میں اپنے وطن میں داخل ہیں بہ نسبت دوسرے بستی والوں کے ف۲ آبادی مدرسہ و
مسجد ایک دار العلم ہے دوسرا دار العمل تمام تر احکام کا حاصل یہی دو چیزیں ہیں علم اور عمل ان کی
آبادی و اعانت کے فضائل کیوں نہ ہوں۔

ہمارا آپکا خاتمہ بالخیر فرماویں اور اپنی محبت پر مارے اور رکھے۔ اور عزیزم مولوی
اسحاق علی صاحب کو بعد سلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے معلوم ہو کہ انکا خط
پہونچا تحریر سے عاجز ہوں اس واسطے توقف تحریر میں ہوتا ہے باقی اپنے شغل
میں رہیئے فقیر دعا کرتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مدارج طے ہو کر مقصد منزل میں خداوند
تعالیٰ پہونچاویگا۔ خداوند تعالیٰ اپنی محبت و عشق صادق نصیب کرے۔ فقط ۱۲
ربیع الثانی ۱۳۱۵ھ از خط حافظ احمد مکی صاحب **مکتوب ۳۷** عزیزم مولوی
اشرف علی صاحب دام بقاء بس از دعا واضح ہو کہ آپ کے دو خط دالت
انتظار میں آئے۔ میری طبیعت ف۳۲ بوجہ ضعیفی و پیری کے ہمیشہ علیل رہتی ہے۔ حضرت ف۳۳
حق کے سوا بظاہر امید نہیں چراغ سحری ہوں۔ آپ کے استقامت اور توکل میں
کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی فیض کو روز افزوں ترقی عطا
فرمائے۔ پرسان حال کی خدمت میں اوجب الراقم فقیر امداد اللہ چشتی مکہ مکرمہ مورخہ
۱۶ رجب ۱۳۱۵ھ **مکتوب ۳۸** بسم اللہ الرحمن الرحیم از فقیر امداد اللہ عفا اللہ
عنہ بخدمت فیضدرجت عمدۃ السالکین نخبۃ الواصلین حضرۃ العالم الحافظ
الحاج القاری شاہ محمد اشرف علی صاحب التھانوی ادام اللہ عزشانہ و مجدہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط آپ کا پہونچا نہایت مسرت حاصل ہوئی۔

ف۳۲ اسناد الی الاسباب یعنی مسببات کو اسباب کی طرف منسوب کرنا مثلاً فلاں چیز سے یہ مرض پیدا ہوگیا
وغیر ذلک یہ جائز ہے عرفان و توحید کے خلاف نہیں۔ ہاں اگر اس نسبت کے وقت خالق اسباب سے ذہول و غفلت ہو تو
بیشک معرفت و وحدت کے خلاف ہے بخصوص اکابر اس نسبت سے بری ہوتی ہیں ف۳۳ اشارہ قرب اجل اپنی ایسے الفاظ
کہنا جس سے عمر کا قریب اختتام ہونا معلوم ہو بدلیل خطبہ حجۃ الوداع کے یہ بھی سنت ہے بشرطیکہ شکوہ کے
پیرایہ سے کہ طالبین وقت کو غنیمت سمجھ کر کچھ استفادہ کر لیں ۱۲

اور قلب کو فرحت۔ اللہ تعالیٰ آنعزیز کو ترقی ظاہر و باطن عطا فرما دے و خلق اللہ کو مستفید فوائد صوری و معنوی کرے آمین۔ انشاء اللہ میں ہر وقت دعا کرتا ہوں کہ آپ سے خلقت کثیرہ کو فائدہ ہوگا اور سلسلہ جاری رہیگا۔ مہر مدرسہ مسجد و حجرہ کے احوال سے نہایت خوشی ہوئی۔ فقیر کو نہایت ضعف ہے۔ کروٹ لینا دشوار چارپائی کے پاس چوکی پاکی کی رکھی گئی۔ وقت آخر ہے دعائے خاتمہ بالخیر کا طالب ہوں۔ کتب کثیرہ یہاں موجود ہیں۔ مستحسن یہ ہے کہ اگر ہو سکے ایک دفعہ آپ تشریف لادیں کہ اس فقیر سے ملاقات ہو جاوے اور کل کتابیں اپنے ہمراہ لیتے جاویں۔ والا بالضرور کسی کے ہمراہ روانہ کروں گا۔ عزیزم مولوی اسحاق علی صاحب کو فرمادیں گے کہ میں دعا کرتا ہوں اُن کے حق میں کہ خداوند تعالیٰ اپنی محبت ان کو نصیب کرے اور فیضیاب ہوں اپنی مرادوں سے اور کل احباب عمو نصاحبہ و اہلیہ منشی عبدالرزاق و دختر منشی صاحب اور آپکی اہلیہ صاحبہ اور میاں الٰہی بخش صاحب کو بشوق سلام و طلب و دعائے خاتمہ بالخیر فرمادیں و حاضرین مجلس کی طرف سے سلام مسنون مقبول مقبول باد۔ ۱۶ رمضان

ف ۴۵ تمنائے لقائے احباب حدیث اللہم لاتمتنی حتے ترینی علیا سے اسکا مسنون ہونا ثابت ہے۔

ف ۴۶ عطاء نعمت بلاسوال بقدردان اصل یہ ہے کہ نعمت کا بقدر کرنا چاہئے اسلئے اہل کمال بعد طلب کے کچھ عنایت فرماتے ہیں۔ بے رغبتوں کے وعظ کہنے کی ممانعت کی حدیث اس کی اصل ہے لیکن اگر یقیناً معلوم ہو کہ قدر کریگا۔ بالخصوص جب یہ معلوم کہ زیادہ قدر کریگا اسوقت طلب کا انتظار نہ کرے۔ آخر شب و روز ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلاسوال ہزاروں علوم و حقائق بیان فرماتے تھے اور سب سے بڑھ کر نعمت علم ہے خواہ زبانی یا کتاب کے پیرایہ میں۔

شریف ۱۳۱۵ھ۔ العبد محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ مکرر آنکہ مولوی یونس صاحب سے سلام فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ انکی سعی کو مشکور و ماجور فرما وے۔

مکتوب ۳۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ از فقیر امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ بخدمت فیضدرجت والارتبت حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب دام ظلکم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خط آپ کا پہونچا نہایت مسرت حاصل ہوئی۔ اللہ آپ کو جمیع مقاصد دارین سے فیضیاب کرے۔ ضعف از حد ہے۔ امید دعا کی رکھتا ہوں کیونکہ پابرکاب بیٹھا ہوں۔ حکم کا منتظر ہوں ف ۷۷۔ اور محبت اور خیال آپکا بیان کرنا حاجت نہیں۔ دل کو دل سے راہ ہے ف ۷۸۔ اگر صورت نظر آوے آنا بہتر ہے والا کتابوں کا روانہ کرنا دشوار نہیں صورت ہو جاوے گی۔ عزیزم (نام عزیز یے) کو سلسلہ بیعت عثمانی میں داخل کیا۔ آپ اُن کو شغل و اذکار بتادیں اور شجرہ بھی عنایت کریں۔ ایسا ہی علی احمد صاحب کو بھی داخل کیا۔ اور اُن کو بھی ذکر و شغل بتادیں۔ آپ کافی ہیں۔ جو طالب ہو اُن سب کو ذکر و اشغال بتانے کی اجازت عامہ آپ کو ہے۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب اور مسماۃ عمدن اور آپکی اہلیہ اور اہلیہ منشی عبد الرزاق صاحب اور سب احباب کو سلام مسنون کے بعد طلب دعا کرتا ہے۔ مولوی اسحاق علی صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ ان کے مقاصد سے انکو بامراد فرمادیں اور میاں احمد حسن صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اُن کو اپنی رضامندی و مقصد دلی سے فیضیاب

ف ۷۷ شوق لقاء اللہ در آخر عمر اسمیں حدیث صاف موجود ہے ف ۷۸ کشف قلوب یعنی بلا زبان کے کہے ممکن ہے کہ ایک دل کا حال دوسرے دل پر کھل جاوے جس نے اہل کشف کی صحبت اٹھائی ہوگی اسکو اسمیں ذرہ برابر شبہ نہیں رہ سکتا ۱۲۔

کرے۔ حال فقیر کا یہ ہے کہ چارپائی پر ہر وقت لیٹا رہتا ہوں اور نیچے اُتر آنے کی طاقت نہیں۔ معلوم کیجئے سابق خط جو آپ کا آیا تھا رسید بھی پہونچی اور معاً مولوی بدرالاسلام صاحب کو دی گئی۔ اطمینان فرماوین میرا خیال ہر وقت آپ کی طرف ہے اور روپیہ بھی اُن سے وصول ہو گیا۔ اور اپنے محل پر پہونچ گیا۔ السلام علیکم وعلیٰ کافۃ المحبین۔ ۱۱ محرم الحرام ۱۳۱۶ھ یوم الاربعاء۔ مکرر یہ ہے کہ آتے وقت اتفاق ہو ضرور مولوی محمد حسین صاحب سے ہولی ضیاء القلوب اور مجموعۂ مؤلفات فقیر لیتے آویں اور آپ کی کتاب جزاء الاعمال ہنوز کسی کے پاس نہیں آئی۔ نہ فقیر کے پاس نہ احمد کے پاس۔ اطلاعاً لکھ دیا ہے۔ محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ مکتوب ۴۴ بخدمت محبی و مخلصی مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ بعد سلام مسنت الاسلام کے معلوم ہو خط آپ کا پہونچا کتاب کلیات امدادیہ پہونچی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مخلصین کے سے کرے۔ فقیر کو ضعف کی ترقی ہے۔ چارپائی ف۸ پر نماز پڑھتا ہے پیروں پر کھڑا نہیں ہوا جاتا ہے۔ پھر مخالفین سے صدمات پہونچ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ کل حال پا برکاب ہے دعا کا محتاج ہے۔ والسلام المرسل العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ ۱۲ صفر ۱۳۱۶ھ مکتوب ۴۵ محبی و مخلصی مولوی اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ خط آپ کا آیا اللہ تعالیٰ

ذوی الاخلاص سے جانتے ہیں ف ۸ صلوٰۃ علے السریر یعنی چارپائی پر نماز پڑھنا۔ جیسے تخت پر درست ہے ویسے ہی چارپائی پر [illegible] حدیث حضرت عائشہ میں وارد بھی ہوا ہے اور فقہا نے بھی تصریح کی ہے

آپ کا قصد پورا[ف۸۱] کرے۔ فقیر کا دل بھی ملنے کو بہت چاہتا ہے۔ کلیات امدادیہ کی رسید روانہ کر دی گئی ہے۔ رسالہ جزاء[ف۸۲] الاعمال ابھی تک نہیں پہونچا ہے۔ ضیاء القلوب عربی کی خبریں دو سال سے سُنی جاتی ہیں یہاں اب تک ایک نسخہ نمونہ بھی نہ آیا۔ یہاں بفضلہ سب طرح سے خیریت ہے والسلام فقط۔ المرسل محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ سہ شنبہ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ

از جانب خادم عبد الرحیم و منشی عبد اللہ صاحب سلام مسنون قبول باد۔

مکتوب ۴۳ عزیزم مولوی اشرف علی صاحب زاد اللہ ذوقہ وشوقہ بعد سلام سنت الاسلام کے معلوم ہو۔ خط آپ کا پہونچا۔ پہلے خط کا جواب مع رسید رسالہ کلیات امدادیہ عنقریب انشاء اللہ تعالیٰ پہونچا ہوگا۔ فقیر بحمد اللہ بصحت و عافیت ہے البتہ ضعف و نقاہت ترقی پر ہے آپ کی حالت بہت اچھی ہے مقام شکر[ف۸۳] ہے۔ ذٰلک فضل[ف۸۴] اللہ فقیر دعا کرتا ہے

ف۸۱ مشروعیہ تدبیر محمود نیک کام کا نیک طریقہ سے قصد کرنا خلاف توکل و تفویض نہیں بلکہ اسکا شعبہ ہے۔ خود قرآن و حدیث میں بہت تدبیروں کی تعلیم ہوئی ہے ف۸۲ ابتدا طلب چیزے از محبین مخلصین مراد یہ ہے کہ جس شخص پر یقین ہو کہ اگر اس سے کچھ فرمائش کرینگے تو نہایت ہی خوش ہوگا اس سے فرمائش کرنا جائز ہے بلکہ بلا اجازت ایسے شخص کی چیز لے لینا جس میں اس کو ضرر نہ اذیت پہونچے جائز ہے۔ آیہ او صدیقکم و حدیث ابی الہیثم اس کی دلیل ہے۔ ف۸۳ شکر سب کو معلوم ہے بلکہ اعلےٰ مقامات میں سے ہے۔ ف۸۴ ترکِ عُجب۔ جب کوئی نعمت ظاہری یا باطنی اپنے پاس دیکھے اپنی کوشش کا نتیجہ نہ سمجھے بلکہ فضل الٰہی جانے اس میں عجب نہیں ہوتا۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے مخلصین سے شمار کر لے۔ مولوی سید احمد علی صاحب
کا حال سن کر طبیعت بہت خوش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے مقامات میں
ترقی عطا فرماوے۔ فقیر کا دل بھی ملاقات کو بہت چاہتا ہے والسلام
سب احبا کو سلام پہونچے۔ مثنوی شریف جلد دوم کے چار نسخہ پہونچ گئے
مولوی احمد حسن صاحب کی سعی حد درجہ کو پہونچ گئی ہے۔ جلد ثالث
کا ابھی تک سامان نہیں ہے۔ پھر پندرہ سو روپیہ قرض بھی ہو گیا ہے
ازجانب مولوی محب الدین صاحب و منشی عبد اللہ صاحب و شیخ
عبد الرحیم صاحب تسلیم قبول ہو۔ المرسل فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔
۱۷ ربیع الثانی ۱۳۱۶ھ **مکتوب ۴۳** محبی و مخلصی مولوی اشرف علی صاحب
زید عرفانہ۔ بعد سلام سنت الاسلام کے معلوم ہو کہ خط آپ کا ۲۶ جمادی الاولیٰ
کو پہونچا نیز دو عدد رسالہ جزاء الاعمال بھی پہونچے۔ فقیر کے پسند آئے ف۸۵
فقیر دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ظاہر و باطن میں ترقی کرے۔
ضیاء القلوب عربی بھی پہونچ گئی۔ ف۸۶ فقیر کا جو منہیہ ہے شاید اس کا
ترجمہ نہیں کیا ہے۔ بہرحال بہت اچھا ترجمہ کیا ہے فقیر کے پسند آیا۔

ف۸۵ تصدیق حق یعنی کوئی تقریر یا تحریر مطابق واقع و موافق قواعد حقہ ہو۔
اس کی صحت کو بیان کر دینا کہ اور لوگوں کو بھی معلوم ہو جاوے۔ آیۃ والذی
جاء بالصدق وصدق بہ کی ایک تفسیر یہی مضمون ہے۔ ف۸۶ علم وہبی بہت اولیاء
اللہ کو یہ دولت ملی ہے کہ ظاہراً زیادہ درسیات کی تحصیل نہیں کی اور علوم منکشف
ہو گئے۔ بعض اوقات صرف معانی کا انکشاف ہوتا ہے بعض اوقات الفاظ کا بھی۔
(باقی بر صفحہ آئندہ)

رسید الٰہ آباد آپ لکھ دینا۔ الحمد للہ فقیر بصحت و عافیت ہے والدعا۔
بندہ حسن کو فقیر کا سلام پہونچے۔ المرسل فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ
یکم جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ

مکتوب ۴۴ محبی و مخلصی مولوی اشرف علی صاحب
زاد اللہ ذوقہ و شوقہ۔ بعد سلام سنت الاسلام کے معلوم ہو خط پہونچا
الحمد للہ کہ آپ کے قلب کی حالت بہت اچھی ہے۔ یہ مقام خوف و رجا ہے۔
اسی کو ہیبت و انس[ف ۵۷] کہتے ہیں۔ ہیبت کبھی انس کا غالب ہو جاتا ہے۔ دونوں[ف ۵۸]
کو ایک سمجھنا چاہیئے۔ پیرانی صاحبہ اکثر مریض رہتی ہیں۔ ہمیشہ کچھ نہ کچھ مرض
لگا ہی رہتا ہے۔ بحمد اللہ فقیر اچھا ہے اور دعا کرتا ہے۔ مولوی محمد اسحاق
علی صاحب کے لیئے بھی دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو فائز المرام کرے
والدعا۔ فیصلہ ہفت مسئلہ پر جو ضمیمہ آپ نے لگایا ہے اُسکے نسخہ ابھی تک

گذشتہ سے پیوستہ:۔ مثلاً غیر زبان کو سمجھ جانا خصوصاً ایسا سمجھنا کہ اہیں تحسین
یا تقبیح کی رائے بھی دے سکیں۔ ہمارے پیر و مرشد قدس سرہم کی صحبت جس نے اٹھائی
ہو گی معانی و الفاظ دونوں کا القا قلب مبارک پر ہونا خود اس نے مشاہدہ کیا ہو گا۔
ف ۵۷ ہیبت و انس منجملہ احوال رفیعہ ہیں۔ اختلاف مراتب اس کو خوف و رجا و قبض و
بسط بھی کہتے ہیں اسکی تفصیل کا یہ مقام نہیں۔ ف ۵۸ تساوی فرح و ترح عند الطالب
یعنی طالب حق کی نظر میں نعمت اور مصیبت دونوں یکساں ہونا چاہیئے۔ یعنی باعتبار
ماہیت و حقیقت کے نہیں بلکہ اس اعتبار سے کہ دونوں حضرت محبوب کی طرف سے ہیں دونوں
مایۂ شادمانی ہونا چاہیئے قل کل من عند اللہ میں اسکی تعلیم ہے۔ یہ بات بہت قوی محبت کا اثر ہے
کہ اس انتساب میں ایسا مست ہو جاوے کہ تالم و تاذی باقی نہ رہے ۱۲۔

یہاں نہیں پہونچے۔ از جانب مولوی محب الدین صاحب و منشی صاحب و عبد الرحیم صاحب سلام پہونچے۔ فقط العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ۔ یکم رجب المرجب ۱۳۱۶ھ۔ **مکتوب ۴۵** محبی و مخلصی مولوی محمد اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ بعد سلام سنت الاسلام کے معلوم ہو خط آپکا دوسرا بھی پہونچا پہلے خط کے جواب میں لکھ دیا گیا ہے۔ مکرر ہے کہ آپ کی حالت بھی بہت اچھی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہوگا۔ فقیر دعا کرتا ہے۔ ضیاء القلوب میں سب کچھ ہے جو کچھ قلب پر وارد ہو منجانب اللہ خیال کرو۔ ف۸۹ جو واردات مضر ہونگے ف۹۰ اس مراقبہ سے سب دفع ہو جائیں گے۔ والسلام فقط۔ المرسل العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ ۱۹ رجب پنجشنبہ ۱۳۱۶ھ **مکتوب ۴۶** عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب زید عرفانہ۔ بعد سلام سنت الاسلام کے معلوم ہو۔ خط آپ کا پہونچا۔ ۵ عدد شجرے پہونچے۔ ابھی تک فیصلہ ہفت مسئلہ ضمیمہ شدہ نہیں آیا ہے۔

ف۸۹ مراقبہ توحید افعال سب حوادث کو منجانب اللہ سمجھنا اس کے خیال رکھنے کو مراقبہ کہتے ہیں۔ اس کے عجیب و غریب ثمرات ہیں مگر اول علوم شرعیہ میں رسوخ اور محبت کا غلبہ ان دونوں کی ضرورت ہے ورنہ اعتقاد اجمالی کافی ہے۔ مراقبہ میں ضلالت کا خوف ہے۔ **ف۹۰** تقسیم واردات قلبیہ بعض واردات مضر ہوتے ہیں بعض نافع گر مضر کو استقلالاً دفع کرنے کی حاجت نہیں اس میں بہت سی صعوبتیں علمی و عملی ہیں۔ مشغولی ذکر سے خود مضر دفع ہو جاتا ہے اور تقسیم باعتبار ماہیت و آثار خاصہ کے ہے۔ اور تساوی باعتبار انتساب الی اللہ ہے جس کا اوپر بیان تھا۔ مثلاً تعارض۔

اور کلیات کی صرف ایک ہی جلد آئی ہے آپکی حالت بہت اچھی ہے پہلے آپ کو لکھ دیا گیا ہے پھر ضیاء القلوب میں سب موجود ہے۔ اس قسم کی گھاٹیاں ف۹۱ طالب کو آیا ہی کرتی ہیں انشاء اللہ تعالےٰ سب سے پار ہو جاؤ گے فقیر دعا ف۹۲ کرتا ہے انہ سمیع قریب والسلام المرسل العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ باقی سب احبابوں کو سلام پہونچے ۸ رشعبان ۱۳۱۶ھ پنجشنبہ

مکتوب ۴۷ محبی و مخلصی عزیزم مولوی محمد اشرف علی زید عرفانہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ دونوں خط آپ کے پہونچے۔ ایک عزیزم مولوی محمد سعید صاحب کے خط میں مع نصف آدھے نوٹ مبلغ عـــہ وضیموں کے اور دوسرا خط بمعرفت مولوی حافظ احمد صاحب مع نصف آدھے نوٹ مذکور وضیمہ پردف تعلیم الدین و ترجمہ حکم کے پہونچا۔ حالت آپ کی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے جو کچھ بقیہ قبض ہے وہ بھی رفع انشاء اللہ تعالیٰ ف۹۳ ہو جائیگا۔ فقیر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے مخلصین سے کرلے وقت جب آئیگا ف۹۴ ملاقات بھی ہو ہی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ دونوں کتابوں کو فقیر نے سنا

ف۹۱ عقبات سلوک باطنی یعنی سالک کو طرح طرح کی گھاٹیاں پیش آتی ہیں دلیل اسکی تجربہ ہے پیر کی اس لئے ضرورت ہے ورنہ خدا جانے کہاں سے کہاں پہونچے ف۹۲ دفع بلا از دعاء شیخ تدبیر کو تو اللہ تعالےٰ نے اثر دیا ہے مگر شیخ کی دعا بھی اکسیر اعظم ہے بالخصوص بلا۔ باطنی کے دفع کیلئے ف۹۳ ترک بالاستثناء یعنی مستقبل کے اخبار یا انشاء کیلئے قطعاً حکم نہ کرنا بلکہ انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لینا قرآن مجید میں یہ حکم منصوص ہے ف۹۴ تقدیر یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہر شی کا زمان و مکان و شرائط و موانع تجویز ہوئے ہیں اسکے خلاف نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب کا عقیدہ ہے ۱۲۔

بہت پسند آئیں۔ اللہ تعالیٰ اختتام کو پہونچائے۔ کلیات امدادیہ کا ابتداءمیں صرف ایک نسخہ آیا تھا اور جو آپ نے لکھا ہے کہ صاحب مطبع نے ارسال کی ہیں سو نہیں پہونچیں والسلام فقط العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ یکشنبہ ۲۲ شوال ۱۳۱۶ھ از جانب کاتب الحروف بندہ کمترین محمد شفیع الدین و مولوی محب الدین صاحب و عبد الرحیم صاحب تسلیم قبول باد۔ **مکتوب ۴۸** عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ ذوقہ وشوقہ۔ بعد سلام مسنون کے واضح ہو خط آپکا پہونچا الحمد للہ آپکی حالت ف۹۵ بہت اچھی ہے نصف قطعہ نوٹ مبلغ عـ۵ کا بھی قاری حافظ احمد صاحب کی معرفت و نصف عزیزم مولوی محمد سعید صاحب کی معرفت پہونچا۔ کلیات امدادیہ ف۹۶ کی رسید پہونچنے کے بعد لکھی جائیگی والسلام العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۱۶ھ از جانب جملہ احباب خصوصاً بندہ محمد شفیع الدین تسلیم قبول باد حج پنجشنبہ کو ہوا **مکتوب ۴۹** عزیزم مولوی محمد اشرف علی صاحب زاد اللہ ذوقہ وشوقہ بعد سلام مسنون کے واضح ہو خیریت آپکی عزیزم محمد سعید صاحب کے خط سے معلوم ہوئی آپکی حالت الحمد للہ بہت اچھی ہے۔ فقیر دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ ترقی فرمائے۔ کانپور سے آپکے وہاں کے قیام کے بارہ میں خط آیا تھا جواب انکو لکھدیا گیا تھا آپکو بھی تحریر ہے کہ فقیر کے نزدیک ف۹۷ مستقل قیام

ف۹۵ حوالہ تاکید کلام بالظن یعنی دلیل ظنی سے کلام کو مؤکد کرنا کما یا کیفا جائز ہے حضرت عمرؓ کا ابن صیاد کی نسبت حکم کرنا اسکی اصل ہے ف۹۶ صدق وعدہ یعنی سچا وعدہ کرنا سچا وعدہ وہ ہے کہ وعدہ کے وقت نیت ایفا کی ہو اور ایفاء وعدہ یعنی وعدہ کا سچا کرنا یہ دوسری بات ہے اور وجوب میں اس سے مؤخر ف۹۷ جواز عزم مستقل نظر بر اسباب یعنی ہر چند کہ کسیکو غیب کی خبر نہیں اس بنا پر کسی امر کا مستقل ارادہ کرنا بظاہر محل تردد معلوم ہوتا ہے گر اسباب ظاہرہ پر نظر ایسا ارادہ کرنا غیر مشروع نہیں خود حضرت شارع علیہ السلام کا سفر وغیرہ کیلئے ارادہ فرمانا اسکی مشروعیت کی دلیل ہے حالانکہ بعض سفر ناتمام بھی رہے ہے۔

آپکا تھانہ بھون میں ضروری ہے باقی تعطیل وغیرہ کسی فرصت کے وقت یا جس وقت طبیعت فـ۹۸
کچھ گھبرائے تو کانپور بھی دورہ کریں اور ان لوگوں کی خبر گیری کریں اور طالب کے واسطے تو
تھانہ بھون کانپور سے کچھ دور نہیں چنانچہ کانپور بھی یہ ہی مضمون جواب میں لکھا گیا ہے
کلیات امدادیہ کے نسخہ پہونچ گئے والسلام فقط العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ
عنہ المرقوم ۱۵ محرم ۱۳۱۷ھ۔ **مکتوب ۵۵** بخدمت عزیزم مولوی محمد اشرف علی
صاحب زاد اللہ ذوقہ وشوقہ۔ بعد سلام مسنون کے واضح ہو خط آپکا پہونچا فقیر کا
دل بہت خوش ہوا کچھ پیچش ہوگئی تھی اسکو تو آرام ہو گیا ضعف کی یہ حالت ہے
کہ ایک جانب سے دوسری جانب کروٹ لینا مشکل ہے اب تو یہ ہی آرزو ہے کہ اللہ
تعالیٰ اس دار فانی سے جلد بلا لے فـ۹۹ فقیر جملہ احباب کے لئے دعا کرتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فائز المرام کرے گفتگو کی طاقت نہیں ہے۔ بھوپال کے
خط سے بھی معلوم ہوا کہ عزیزم حافظ محمد یوسف صاحب کا انتقال
ہو گیا۔ نہایت صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ترقی مراتب عطا فرمائے مناسب
حال ہر شخص کے لئے آپ خود تعلیم کریں۔ فقیر کا سلام جملہ محبوں کو پہونچے۔

فـ۹۸ جواز تفریح بسفر یعنی سفر سے جی بہلانا کچھ مضائقہ نہیں۔ نفس کو ایسے
لذات دنیا خلاف طریق نہیں جبکہ اعتدال کے ساتھ ہو بلکہ ایسے امور سے شوق
ریاضت کا پھر تازہ ہو جاتا ہے ورنہ طبیعت میں تنگی و فتور پیدا ہونے کا قوی
اندیشہ ہے۔ دلیل اس کی تجربہ ہے فـ۹۹ کرامت اجابت دعا منجملہ احوال مقبولہ ہے
چنانچہ اس مکتوب میں اس عالم سے جلد بلا لینے کی دعا فرمائی گئی اور تین ماہ کے
اندر وصال ہو گیا ۱۲۔ فـ۱۰۰ وصیت بالتلقین ضروری امور بالخصوص امور
(باقی برصفحہ آئندہ)

العبد الضعیف فقیر محمد امداد اللہ عفا اللہ عنہ المرقوم ۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ

وہذا آخر مکتوب من شیخی طبیب القلوب الی ہذا المریض بانواع العیوب ثم

اشتاق الی لقاء المحبوب وبعد اقل من شہرین سافر الی المقصود المطلوب

فانا للہ وانا الیہ راجعون وکل شیء الیہ یؤب والصلوٰۃ والسلام علی

خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ ماتردد القمران بین الطلوع والغروب وقد فرغ

من جمعہا لست عشرۃ من رمضان المبارک ۱۳۱۷ سنہ ہجری ۔ (تمام شد)

گزشتہ سے پیوستہ :- متعلقہ ہدایت و تربیت کی نسبت وصیت کرنا عین

اتباع سنت مطہرہ ہے اور مضمون وصیت پر مکتوبات کا خاتمہ ہونا بھی عجائب میں

سے ہے ۔ یا اللہ ہم گنہگاروں کا بھی اتباع سنت پر خاتمہ کیجیو اور اسی پر زندہ رکھیو

اور اسی دُھن میں اُٹھائیو اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاک نعلین میں پہنچائیو آمین

۱۶ رمضان ۱۳۱۷ سنہ ہجری ۔ مقام تھانہ بھون ۔ اشرف علی حنفی تھانوی عفی عنہ ۱۲ ۔

مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

جس کا مقصد حضرت حکیم الامۃ نور اللہ مرقدہٗ کی اُن نایاب تالیفات کو دوبارہ شائع کرنا ہے جو ایک مرتبہ شائع ہو کر نایاب ہو گئیں

بہت کم حضرات کو معلوم ہے کہ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کی مجددانہ اور اصلاحی تصانیف جن کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے اور امت کی اصلاح کے لئے اس پُرفتن زمانہ میں اُن کا مطالعہ نہایت ضروری ہے لیکن اس وقت ان تصانیف کی کثیر تعداد ایسی نایاب ہے کہ نئی اُمت اُن کے نام اور فوائد سے بھی ناآشنا ہو گئی، نہ تاجروں کو ان کی دوبارہ طباعت کی طرف توجہ ہے۔

لہٰذا یہ ادارہ ایسی نایاب کتب کی اشاعت کو نہایت ضروری سمجھ کر بقسط وار طباعت کے لئے کمربستہ ہو گیا لیکن اتنی بڑی تعداد کی طباعت و اشاعت تنہا کسی معمولی ایک ادارہ کے بس کا کام نہیں تاوقتیکہ پوری اُمت اپنے تعاون سے اس کا ہاتھ نہ بٹائے۔

اُمت کو اس کے ساتھ تعاون کیوں کرنا چاہیئے؟

اس لئے کہ یہ تصانیف ایک مجدد وقت کے قلم سے نکلے ہوئے اصلاحِ اُمت کے لئے مفید نسخے ہیں آج جن دینی، اخلاقی، معاشرتی کمزوریوں میں اُمت مبتلا ہے یہ ان کی نشاندہی کر کے صحیح علاج اور نسخۂ شفا بتلاتی ہے۔

اشاعت میں تعاون کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟

(۱) جن حضرات کو ان تصانیف کی ضرورت اور فوائد معلوم ہیں وہ ناآشنا اُمت سے ان کا تعارف کرائیں، زبانی بھی اور کتابیں سُنا کر بھی اور عاریۃً مطالعہ کے لئے دے کر بھی۔

(۲) اس ادارہ کے خود بھی ممبر بنیں اور دوسروں کو بھی ممبر بنائیں جن کا قاعدہ ادارہ سے معلوم کیجئے۔

(۳) جن کے پاس یہ کتابیں نہیں ہیں اُن کو خریداری کی ترغیب دی جائے اگر وہ ابھی خریدنے اور روپیہ خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہوں یا نادار ہوں تو بہ نیت تبلیغ کتابیں خرید کر ان کو عاریۃً دیتے رہیں یا مالک بنا دیں یا خود پڑھ کر سُنائیں۔

(۴) اگر بطور خود اس تقسیم کی خدمت کو انجام نہ دے سکیں تو ادارہ کو تبلیغی مد سے رقوم روانہ کر کے اس کے ذریعے سے اہلِ ضرورت تک پہنچانے کی ہدایت کریں۔ یقیناً جو حضرات ان کی طباعت اور اشاعت میں حصہ لیں گے مصنف کے ساتھ تبلیغ دین کے ثواب سے سرفراز ہوں گے۔